DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 08.09.2024

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	گورنر سے آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری کی کوئٹہ میں ملاقات۔	جنگ ودیگر اخبارات
02	تعلیم وصحت اولین ترجیحات دہشتگردوں کو منطقی انجام تک پہنچائینگے، وزیراعلیٰ بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
03	منصوبوں کے معیار اور میعاد پر خصوصی توجہ ہے، علی مدد جتک۔	جنگ ودیگر اخبارات
04	وزیراعلیٰ سے حلقہ PB7 خصوصی گرانٹ کی درخواست کی ہے، نور محمد دمڑ۔	مشرق ودیگر اخبارات
05	سائنس کالج واقعہ تمام پہلوؤں سے چھان بین ہوگی، راحیلہ درانی۔	جنگ ودیگر اخبارات
06	صوبائی وزیر سلیم کھوسہ بلوچستان اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کا پارلیمانی لیڈر مقرر۔	مشرق ودیگر اخبارات
07	کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے اجراء کا طریقہ کار آسان بنایا جائیگا، کمشنر کوئٹہ ڈویژن۔	جنگ ودیگر اخبارات
08	ڈپٹی چیئرمین سینٹ سے آئی جی معظم جاہ انصاری کی ملاقات امن وامان پر تبادلہ خیال۔	جنگ ودیگر اخبارات
09	بلوچستان میں بارشوں سے مزید 12 افراد جاں بحق تعداد 42 ہوگئی۔	جنگ ودیگر اخبارات
10	کوئٹہ میں تعینات بلوچستان لیویز کے 4 اہلکار کو شوکاز نوٹس۔	آزادی ودیگر اخبارات
11	بلوچستان کے وزیراعلیٰ اور وزراء کی تبدیلی کا تاثر درست نہیں سیدال خان ناصر۔	جنگ ودیگر اخبارات
12	حکومتی لاپرواہی کی وجہ سے متاثرین زیارت امداد سے محروم رہے، پشتونخوامیپ۔	مشرق ودیگر اخبارات
13	بلوچستان میں آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں، نیئر حسین بخاری۔	آزادی ودیگر اخبارات

امن وامان:

پولیس کی کاروائیوں میں پانچ ملزمان گرفتار مسروقہ موٹر سائیکل موبائل فونز برآمد، ضلع قلات میں آپریشن 2 دہشتگرد دی مارے گئے، گنداوہ پریس کلب سے چوری شدہ سامان برآمد کرنے کا مطالبہ، پولیس اہلکار کو لوٹنے والے ملزمان کی گرفتاری کے خلاف رشتہ داروں کا احتجاج۔

عوامی مسائل:

بلوچستان کے ٹرانسپورٹرز نے دن کے سفر کا حکم مسترد کردیا، محکمہ صحت کی تنزلی اور ملازمین دشمنی اقدامات کسی صورت قبول نہیں ہیلتھ تنظیمیں، بلوچستان میں مزید 542 سکول بند ہوگئے۔

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 08.09.2024

اداریہ :

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**بلوچستان میں دہشتگردی پھیلانے والوں کو رعائیت نہیں ملے گی**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کمانڈر بلوچستان کور لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان کے ہمراہ یادگار شہدا پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اور شہدا کے بلند درجات کے لئے دعا بھی کی یادگار شہدا اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی غزالہ گولہ صوبائی وزراء اراکین پارلیمنٹ کے علاوہ آئی جی ایف سی نارتھ میجر جنرل عابد مظہر آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاں انصاری اور شہدا کے لواحقین نے بھی پھولوں کے چادر چڑھائے اور دعا کی اور اپنے ملک کے دفاع کا عزم کیا یوم دفاع پاکستان و شہدا کے موقع پر منعقدہ تقریب سے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ یوم دفاع وشہدا کے موقع بلوچستان کے مایہ ناز سپوتوں کو سلام پیش کرتا ہوں شہدا کے خاندانوں کا عزم اور حب الوطنی قوم کے لئے ایک روشن مثال ہے۔ صوبائی حکومت سیکورٹی اداروں کے تعاون سے سرزمین کے ہر انچ کا دفاع کرے گی تخریب کاری، انتشار اور دہشتگردی پھیلانے والوں کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔

اداریے :

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے "**میٹرک کی رجسٹریشن میں ب فارم کی شرط بچوں کا مستقبل داؤ پر**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**لاشیں اور بیانیہ**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "**Special powers**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے "**Destructive Monsoon**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "اختر مینگل پارلیمانی سیاست چھوڑ چلے ؟" کے عنوان سے عارف بہادر کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے "**بلوچستان کی سیاست میں خواتین ارکان اسمبلی کا کردار!**" کے عنوان سے محمد ارسالان فیاض کوئٹہ مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے "**بلوچستان کا مقدمہ ؟**" کے عنوان سے منصور آفاق کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے "**بلوچستان میں آگ کیسے بجھائیں اُچند تجاویز ؟**" کے عنوان سے سید نیر الدین احمد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

Scanned with CamScanner CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 1

گورنر سے آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری کی کوئٹہ میں ملاقات

باہمی دلچسپی کے امور، امن وامان کی مجموعی صورتحال، پولیس کی مجموعی کارکردگی اور دیگر امور پر تفصیلی تبادلہ خیال

کوئٹہ (یو این اے) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری نے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں ملاقات کی۔ ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور

بقیہ نمبر 18 صفحہ 5 پر

، امن و امان کی مجموعی صورتحال، پولیس کی مجموعی کارکردگی اور دیگر امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ گورنر جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ پولیس ہماری فرنٹ لائن فورس ہے، ان شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ حکومت بلوچستان پولیس کو ہر ممکن معاونت اور جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے اقدامات جاری رکھے گی۔

Scanned with CamScanner

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

قیمت 35 روپے

جلد 53 | اتوار 3 ربیع الاول 1446ھ 8 ستمبر 2024ء | نمبر 247

وزیر اعلیٰ بگٹی کی ڈاکٹر عبدالمالک سے ملاقات، سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی ہفتہ کو نیشنل پارٹی کے سربراہ رکن بلوچستان اسمبلی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے ہاں گئے جہاں انہوں نے ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ سے بلوچستان کی سیاسی اور مجموعی صورتحال سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا ملاقات میں صوبائی وزیر لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بخت محمد کاکڑ بھی موجود تھے۔

تعلیم و صحت اولین ترجیحات

دہشتگردوں کو منطقی انجام تک پہنچائینگے، وزیر اعلیٰ بگٹی

صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے، صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی، نیئر حسین بخاری سے گفتگو

بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے اظہار خیال، قبائلی عمائدین نے بھی ملاقات کی

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ہفتہ کو پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری اور صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت دی اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں گورننس، امن وامان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاءاللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں کہ دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے بلوچستان کے حالات دیگر صوبوں سے مختلف ہیں الحمدللہ صوبائی حکومت عوامی خدمت کے مشن پر گامزن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ پارٹی کے صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی اور کارکن عوامی خدمت کے مشن میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کے شانہ بشانہ محنت کریں تاکہ بلوچستان کے عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس پر پورا اترا جاسکے۔ دریں اثناء وزیر اعلیٰ سے ہفتہ کو ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے ملاقات کی اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری بھی موجود تھے ملاقات میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی وسماجی اور امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پائیدار قیام امن کیلئے قومی یکجہتی اشد ضروری ہے ملکی سلامتی اور قومی یکجہتی سب سے مقدم ہے بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے اتحاد و اتفاق اور سیاسی مفاہمت سے ملک کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ پرامن بلوچستان سے ہی سیاسی استحکام اور پائیدار ترقی ممکن ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم سیاسی رواداری اور مثبت سیاسی سوچ کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں مفاد عامہ سے متعلق مثبت تجویز کا خیر مقدم اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے مختلف قبائلی عمائدین اور عوامی وفود سے بھی ملاقات کی اس موقع پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے وزیر اعلیٰ کو اپنے مسائل سے آگاہ کیا میر سرفراز بگٹی نے عوامی شکایات اور مسائل کی شنوائی کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو موقع پر ہی فوری کارروائی کی ہدایت کی۔

کوئٹہ: وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے نیشنل پارٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ: وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے نیشنل پارٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ: وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی کی جانب سے دیئے گئے ضیافت میں سید نیئر حسین بخاری و دیگر شریک ہیں

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 3

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایڈیٹر بانی: سید ممتاز احمد

جلد 53 | اتوار 03 ربیع الاول 1446ھ 08 ستمبر 2024ء، صفحات 24 | شمارہ 71

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 35 روپے

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ سے ملاقات

بلوچستان کی سیاسی اور مجموعی صورتحال سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ہفتہ کو نیشنل پارٹی کے سربراہ و رکن بلوچستان اسمبلی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے ہاں گئے جہاں انہوں نے ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ سے بلوچستان کی سیاسی اور مجموعی صورتحال سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا........ بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 پر

ملاقات میں صوبائی وزیر لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بخت محمد کاکڑ بھی موجود تھے۔

بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں دہشتگردوں کو منطقی انجام تک پہنچائینگے، بگٹی

ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی، سرفراز

بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں، امن وامان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں، وزیراعلیٰ

قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان کی جانب سے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما سید نیر حسین بخاری اور صوبائی وزرا اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت، بلوچستان کے حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا

پائیدار قیام امن کیلئے قومی یکجہتی اشد ضروری ہے ملکی سلامتی اور قومی یکجہتی سب سے مقدم ہے بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے، وزیراعلیٰ کی ڈپٹی چیئرمین سینٹ سے بات چیت

عوام کے جان ومال کا تحفظ ہر صورت یقینی بنایا جائے گا، قلات میں فورسز نے دہشت گردوں کیخلاف موثر کارروائی کی اور پیشہ ورانہ طرز پر آپریشن کیا پوری قوم اپنی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، چیف منسٹر

کوئٹہ (خ ن، بی رپورٹر، نیوز ایجنسیاں) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ہفتہ کو پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیر حسین بخاری اور صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت دی اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں گورننس، امن و امان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی........ بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاءاللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں کہ دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیر حسین بخاری نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے بلوچستان کے حالات دیگر صوبوں سے مختلف ہیں الحمدللہ صوبائی حکومت عوامی خدمت کے مشن پر گامزن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی سید نیر حسین بخاری نے کہا کہ پارٹی کے صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی اور کارکن عوامی خدمت کے مشن میں وزیراعلیٰ بلوچستان کے شانہ بشانہ محنت کریں تاکہ بلوچستان کے عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے توقعات وابستہ کررکھی ہیں اس پر پورا اترا جاسکے۔ دریں اثناء۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ہفتہ کو یہاں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے ملاقات کی اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیر حسین بخاری بھی موجود تھے ملاقات میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی وسماجی اور امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پائیدار قیام امن کیلئے قومی یکجہتی اشد ضروری ہے ملکی سلامتی اور قومی یکجہتی سب سے مقدم ہے بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے اتحاد واتفاق اور سیاسی مفاہمت سے ملک کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ پرامن بلوچستان سے ہی سیاسی استحکام اور پائیدار ترقی ممکن ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم سیاسی رواداری اور مثبت سیاسی سوچ کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں مفاد عامہ سے متعلق مثبت تجویز کا خیر مقدم اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ اسکے علاوہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلات میں دہشت گردوں کے خلاف کامیاب کارروائی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان کے امن، استحکام اور ترقی کو سبوتاژ کرنے کی تمام سازشیں ناکام ہوں گی یہاں جاری ایک بیان میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ قلات میں سیکورٹی فورسز نے مصدقہ اطلاع پر موثر کارروائی کی اور انتہائی محتاط اور پیشہ ورانہ طرز پر آپریشن کیا پوری قوم اپنی سیکورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے بلوچستان میں پائیدار قیام امن کیلئے تمام تر اقدامات کیے جا رہے ہیں ریاست کی عمل داری اور عوام کے جان ومال کے تحفظ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے گا

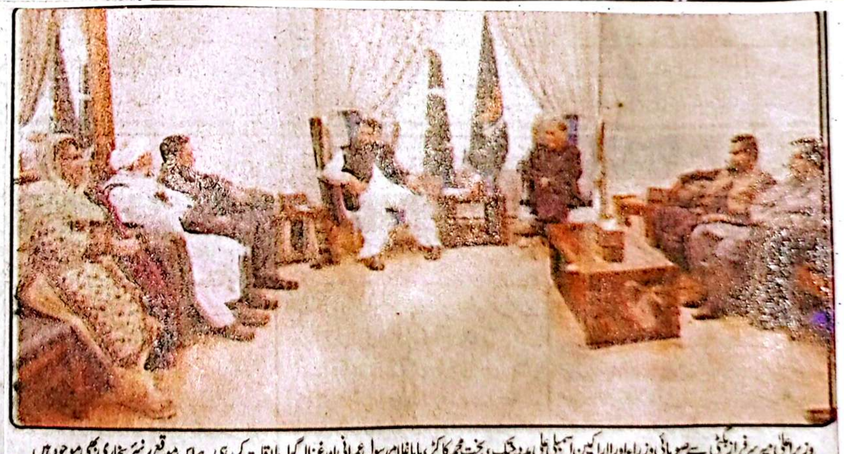

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی علی مدد جتک، بخت محمد کاکڑ، بابا غلام رسول عمرانی اور غزالہ گولہ ملاقات کررہی ہے اس موقع پر نیئر بخاری بھی موجود ہیں

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے ڈپٹی چیئرمین سینٹ سیدال ناصر بات چیت کررہے ہیں

سینچری

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 22 شمارہ 266 | اتوار، 3 ربیع الاول، 8 ستمبر 2024ء، صفحات 8 قیمت 40 روپے

دہشتگردوں کو منطقی انجام تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا، وزیراعلیٰ بلوچستان

قومی سلامتی پر سمجھوتہ نہیں ہوگا، تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے تیار، نیئر بخاری و دیگر کے اعزاز میں ضیافت پر گفتگو

کو عالمی سازشوں کا شکار نہیں بننے دینگے، قومی سلامتی و یکجہتی سب سے مقدم، ڈپٹی چیئرمین سینٹ سیدال خان سے بات چیت

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری اور صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت دی (باقی صفحہ 5 نمبر23)

اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں گورننس، امن و امان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاء اللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں کہ دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے بلوچستان کے حالات دیگر صوبوں سے مختلف ہیں الحمدللہ صوبائی حکومت عوامی خدمت کے مشن پر گامزن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ پارٹی کے صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی اور کارکن عوامی خدمت کے مشن میں وزیراعلیٰ بلوچستان کے شانہ بشانہ محنت کریں تاکہ بلوچستان کے عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس پر پورا اترا جا سکے۔

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ڈپٹی چیئرمین سینٹ (باقی صفحہ 5 نمبر24)

سیدال خان ناصر نے ملاقات کی اس موقع پر پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری بھی موجود تھے ملاقات میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی وسماجی اور امن و امان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی چیئرمین سینٹ سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پائیدار قیام امن کیلئے قومی یکجہتی اشد ضروری ہے ملکی سلامتی اور قومی یکجہتی سب سے مقدم ہے بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے اتحاد و اتفاق اور سیاسی مفاہمت سے ملک کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ پرامن بلوچستان سے ہی سیاسی استحکام اور پائیدار ترقی ممکن ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم سیاسی رواداری اور مثبت سیاسی سوچ کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں مفاد عامہ سے متعلق مثبت تجویز کا خیر مقدم اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ڈپٹی چیئرمین سینٹ سیدال خان ناصر اور پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما سید نیئر بخاری ملاقات کر رہے ہیں

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 5

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر پی سی I-4

قیمت 30 روپے

صفحات

www.dailyintekhab.PK
intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 31 | بروز اتوار 8 ستمبر 2024ء بمطابق 3 ربیع الاول 1446ھ | شمارہ نمبر 247

چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لیکر چلنے کو تیار ہیں، سرفراز بگٹی

صوبے میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں، حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں، گفتگو

وزیراعلیٰ ڈاکٹر مالک کے گھر پہنچ گئے، قبائلی عمائدین اور عوامی وفود سے بھی ملاقات، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان کی بھی ملاقات

کوئٹہ (انتخاب نیوز) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ہفتہ کو پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری اور صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت دی اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں گورننس، امن و امان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے

بقیہ نمبر 42 صفحہ 5 پر

نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاءاللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں کہ دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے بلوچستان کے حالات دیگر صوبوں سے مختلف ہیں الحمدللہ صوبائی حکومت عوامی خدمت کے مشن پر گامزن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ پارٹی کے صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی اور کارکن عوامی خدمت کے مشن میں وزیراعلیٰ بلوچستان کے شانہ بشانہ محنت کریں تا کہ بلوچستان کے عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس پر پورا اترا جا سکے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ہفتہ کو نیشنل پارٹی کے سربراہ و رکن بلوچستان اسمبلی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے ہاں گئے جہاں انہوں نے ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ سے بلوچستان کی سیاسی اور مجموعی صورتحال سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا ملاقات میں صوبائی وزیر لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بخت محمد کاکڑ بھی موجود تھے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ہفتہ کے روز یہاں مختلف قبائلی عمائدین اور عوامی وفود سے ملاقات کی اس موقع پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے وزیراعلیٰ کو اپنے مسائل سے آگاہ کیا میر سرفراز بگٹی نے عوامی شکایات اور مسائل کی شنوائی کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو موقع پر ہی فوری کارروائی کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ہفتہ کو یہاں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے ملاقات کی اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری بھی موجود تھے ملاقات میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی وسماجی اور امن و امان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پائیدار قیام امن کیلئے قومی یکجہتی اشد ضروری ہے ملکی سلامتی اور قومی یکجہتی سب سے مقدم ہے بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے اتحاد و اتفاق اور سیاسی مفاہمت سے ملک کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ پرامن بلوچستان سے ہی سیاسی استحکام اور پائیدار ترقی ممکن ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم سیاسی رواداری اور مثبت سیاسی سوچ کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں مفاد عامہ سے متعلق مثبت تجویز کا خیر مقدم اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان کی آئی جی پولیس اور سی ٹی ڈی ٹیم کو شاباش

دہشت گردوں کیخلاف بلا امتیاز کارروائی جاری رہے گی، بحالی امن تک چین سے نہیں بیٹھیں گے، سرفراز بگٹی

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان کے ضلع پشین میں سی ٹی ڈی نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے فتنہ الخوارج کے 5 مبینہ دہشت گرد ہلاک کر دیئے۔ کارروائی میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کرلیا گیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے پشین میں سی ٹی ڈی کی کامیاب کارروائی پر اظہار اطمینان کرتے آئی جی پولیس اور سی ٹی ڈی کی تمام ٹیم کو شاباش دی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گردوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی جاری رہے گی، انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن کی بحالی تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

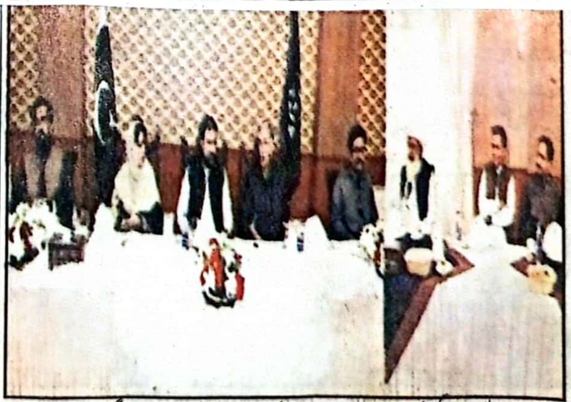

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کی ضیافت میں پی پی کے مرکزی رہنما نیئر حسین بخاری و دیگر شریک ہیں

MEMBER APNS | بے شک اللہ تعالیٰ بہت باریک بین اور باخبر ہے (القرآن) | ABC CERTIFIED

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 28 | اتوار 08 ستمبر 2024ء بمطابق 03 ربیع اوّل 1446ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 246

کوئٹہ، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما نیئر بخاری ملاقات کر رہے ہیں

بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں دہشتگردوں کو انکے انجام تک پہنچائینگے ریاست کی رٹ برقرار رکھی جائیگی سرفراز بگٹی

تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے تیار ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچستان کو سنگین چیلنجز درپیش

صوبے میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں، گورننس امن وامان اور موسمیاتی تبدیلی جیسے بڑے پیکج درپیش ہیں تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں ان شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے

بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان سے پیپلز پارٹی کے رہنما نیئر بخاری کی ضیافت کے دوران بات چیت پیپلز پارٹی کے ارکان کو وزیراعلیٰ کے شانہ بشانہ محنت کرنے کی تلقین کی

کوئٹہ(خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ہفتہ کو پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیر حسین بخاری اور صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت دی اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں گورننس، امن و امان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں

انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاءاللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں کہ دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے بلوچستان کے حالات دیگر صوبوں سے مختلف ہیں الحمدللہ صوبائی حکومت عوامی خدمت کے مشن پر گامزن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ پارٹی کے صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی اور کارکن عوامی خدمت کے مشن میں وزیراعلیٰ بلوچستان کے شانہ بشانہ محنت کریں تاکہ بلوچستان کے عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس پر پورا اترا جاسکے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ہفتہ کو یہاں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے ملاقات کی اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری بھی موجود تھے ملاقات میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی وسماجی اور امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پائیدار قیام امن کیلئے قومی یکجہتی اشد ضروری ہے ملکی سلامتی اور قومی یکجہتی سب سے مقدم ہے بلوچستان کو عالمی سازشوں کا شکار بننے نہیں دیں گے اتحاد واتفاق اور سیاسی مفاہمت سے ملک کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ پرامن بلوچستان سے ہی سیاسی استحکام اور پائیدار ترقی ممکن ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم سیاسی رواداری اور مثبت سیاسی سوچ کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں مفاد عامہ سے متعلق مثبت تجویز کا خیر مقدم اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

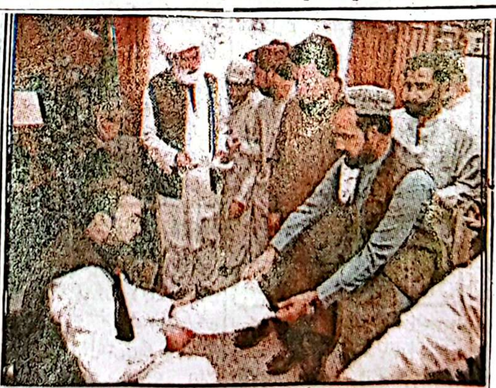

کوئٹہ، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی اپنے دفتر میں لوگوں کے مسائل سن رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

7

www.dailyazadiquetta.com ویب سائٹ
بلوچستان کا سب سے زیادہ پڑھا جانیوالا اخبار
ABC CERTIFIED
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر-23 | اتوار 08 ستمبر 2024ء بمطابق 03 ربیع الاول 1446ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-245

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے نیشنل پارٹی کے سربراہ و سابق وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر مالک بلوچ ملاقات کررہے ہیں

طے کر چکے ہیں دہشتگردی کا مکمل خاتمہ کریں گے

سرفراز بگٹی

امن وامان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں

صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاء اللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے وزیراعلیٰ

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ہفتہ کو پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما سید نیئر حسین بخاری اور صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی کے اعزاز میں ضیافت دی اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گورننس کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں گورننس، امن وامان اور موسمیاتی تبدیلی بڑے چیلنجز ہیں بلوچستان حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں ساتھ لیکر چلنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت اولین ترجیحات میں شامل ہیں صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں انشاء اللہ پارٹی قیادت کی رہنمائی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائیں گے (بقیہ نمبر 8 صفحہ نمبر 2 پر)

وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بدامنی میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں طے کر چکے ہیں کہ دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے ریاست کی رٹ ہر صورت برقرار رکھی جائے گی اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی ترقی کے لئے جامع حکمت عملی مرتب کی ہے بلوچستان کے حالات دیگر صوبوں سے مختلف ہیں الحمدللہ صوبائی حکومت عوامی خدمت کے مشن پر گامزن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترے گی سید نیئر حسین بخاری نے کہا کہ پارٹی کے صوبائی وزراء اراکین اسمبلی اور کارکن عوامی خدمت کے مشن میں وزیراعلیٰ بلوچستان کے شانہ بشانہ محنت کریں تاکہ بلوچستان کے عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس پر پورا اترا جاسکے

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر اور پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما سید نیئر حسین بخاری ملاقات کررہے ہیں

Scanned with CamScanner

CM vows to unite political parties against challenges

Bugti meets PPP leaders, pledges swift relief to masses

Staff Report

QUETTA: Balochistan Chief Minister Mir Sarfraz Bugti reiterated on Saturday that his government is committed to collaborating with all political parties to collectively tackle the pressing challenges facing the province.

The CM Balochistan made these remarks during a reception he hosted in honor of the Secretary General of the Pakistan People's Party (PPP), Syed Nayyar Hussain Bukhari, as well as provincial ministers and assembly members.

He said that the incumbent is striving hard to improve the governance model to extend relief to the masses and resolve the challenges. He has said that the lack of good governance, law and order and climate change were the major challenges of the province. Mir Sarfraz Bugti vowed to make collective efforts for sustainable development and resolve common challenges of the province.

He said that the provision of modern education to the youth and best health facilities were among the key priorities of the provincial government and special attention was being paid to them. He said President Asif Ali Zardari and PPP Chairman Bilawal Bhutto Zardari's wishes for the development of Balochistan for the sake of the masses' uplifts. He reiterated the government's resolve to bring significant improvement in the education and health sectors under the guidance of the party leadership.

Sarfraz Bugti said that anti-sate elements were behind the unrest in Balochistan and the government has adopted a concerted approach against miscreants to bring the terrorists to their logical end. He said that the writ of the state would be established and no compromise would be made on national security.

Speaking on the occasion, Syed Nayyar Hussain Bukhari said that under the leadership of Chief Minister Sarfaraz Bugti, the province has formulated a comprehensive strategy for the development of the province. He said the conditions of Balochistan are different from other provinces and the provincial government is working on a mission of public service and, surely, the provincial government will meet the expectations of the people. He directed the party representatives to play their role in the development and public service mission so that the expectations of the people of Balochistan from the PPP can be fulfilled. He said that the incumbent is striving hard to improve the governance model to extend relief to the masses and resolve the challenges. He has said that the lack of good governance, law and order and climate change were the major challenges of the province. Mir Sarfraz Bugti vowed to make collective efforts for sustainable development and resolve common challenges of the province. Meanwhile, Deputy Chairman Senate Syed Dal Khan Nasir met Chief Minister Balochistan Mir Sarfaraz Bugti here on Saturday. While talking to the Deputy Chairman Senate Balochistan Chief Minister said that national unity is very important for sustainable peace and national security. He vowed that the national unity was the first priority and the alliance would not allow Balochistan to become a victim of international conspiracies. He said that political stability and sustainable development is possible only from a peaceful Balochistan. The Chief Minister said that we are moving forward with political tolerance and positive political thinking. Positive suggestions related to public interest are welcome and will be implemented.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 1

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 9

QUETTA: Balochistan Chief Minister Mir Sarfraz Bugti talking to Secretary General of PPP Syed Nayyar Hussain Bukhari, who calls on him on Saturday.

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.

Dated: 08 SEP 2024 Page No. 10

وزیراعلیٰ سے حلقہ PB7 خصوصی گرانٹ کی درخواست کی ہے، نورمحمد دمڑ

پشتون بیلٹ میں اپنا وجود کھودینے والی جماعت سیلاب سے نقصانات پر سیاست چمکانے کی کوشش کررہی ہے، بیان

ہرنائی (نامہ نگار) صوبائی وزیر خوراک نور محمد خان دمڑ نے کہا ہے کہ نام نہاد مسترد شدہ قوم پرست جماعت جو کہ حلقہ پی بی سات زیارت کم ہرنائی سمیت پشتون بیلٹ میں اپنا وجود کھو چکی ہے وہ زیارت اور ہرنائی میں بارشوں اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات پر سیاست چمکانے کی کوشش کر کے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کی بحالی کی ناکام کوشش کررہی ہے۔ زیارت اور ہرنائی میں حالیہ بارشوں اور سیلابی ریلوں سے نقصانات پر خاموش یا غافل نہیں ہوں بلکہ حلقے میں ہونے والے نقصانات پر ہر فورم پر بھرپور آواز بلند کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پشتون قوم پرست جماعت کی جانب سے جاری بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ زیارت اور ہرنائی میں سیلاب کروڑوں کے باغات زرعی زمینیں فصلات بہالے گیا اس کے علاوہ ڈیمز، لنک روڈز، حفاظتی بندات، ٹیوب ویلز، بورز، ہرنائی کوئٹہ قومی شاہراہ، ہرنائی پنجاب قومی شاہراہ، کو شدید نقصان پہنچا ہے قومی شاہراہوں کا کئی کلومیٹر سیلابی ریلے میں بہہ گیا ہے۔ ہرنائی بی ریلوے ٹریک جو کہ سترہ سال کے بعد بحال ہوا تھا حالیہ طوفانی بارشوں اور سیلاب سے اس کو بھی نقصان پہنچا ہے ایک ماہ سے زائد ہرنائی بی ریلوے سیکشن پر ٹرینوں کی آمدرفت معطل ہے۔ ان نقصانات کے حوالے سے اسمبلی فلور پر آواز اٹھائی، علاوہ ازیں وزیراعلیٰ سے گزشتہ روز ملاقات کر کے نقصانات سے تفصیل سے آگاہ کیا ہے اور حلقہ پی بی سات زیارت کم ہرنائی کے لیے خصوصی پیکج/گرانٹ کی منظوری کی استدعا کی ہے وزیراعلیٰ نے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے اس کے علاوہ وزیراعظم پاکستان میں شہباز شریف کو بھی زیارت و ہرنائی میں بارشوں اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور وفاقی حکومت سے خصوصی گرانٹ کی منظوری کے لیے رپورٹ ارسال کر چکا ہوں۔ پشتون قوم پرست جماعت کا سیاسی جنازہ نکل چکا ہے اور آخری سانسیں لے رہی ہے۔

منصوبوں کے معیار اور میعاد پر خصوصی توجہ ہے، علی مدد جتک

عوام کیلئے ہمارے دروازے دن رات کھلے ہیں، میر کفایت اللہ ساتکزئی سے گفتگو

کوئٹہ (خ ن) پیپلز پارٹی کے صوبائی وزیر زراعت حاجی علی مدد جتک نے کہا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت، معیار اور معیاد کی مانیٹرنگ پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے ان کی بروقت تکمیل ہم سب کی ذمہ داری ہے حلقہ انتخاب کے لوگوں کی بلاتفریق خدمت کر رہے ہیں لوگ اپنے مسائل کے حل کیلئے کسی بھی وقت رابطہ کر سکتے ہیں ہمارے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما میر کفایت اللہ ساتکزئی کی قیادت میں ملنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

سائنس کالج واقعہ، تمام پہلوؤں سے چھان بین ہوگی، راحیلہ درانی

کمیٹی کی رپورٹ 10 روز تک آجائیگی، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کے ہمراہ گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی نے کہا ہے کہ سائنس کالج میں آگ لگنے سے 4 کمرے اور دیگر حصہ جل گیا ہے تاہم کالج میں باقاعدگی سے کلاسز جاری ہیں، واقعے کی تحقیقات کے لئے کمیٹی قائم کردی گئی ہے، حکومت تعلیم کے فروغ کے لئے سنجیدہ اقدامات اٹھارہی ہے۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر کے ہمراہ سائنس کالج کے آتشزدگی سے متاثرہ عمارت کے دورے کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ صوبائی وزیر تعلیم نے کہا کہ سائنس کالج کی عمارت کے جلنے کا مجھ سمیت بلوچستان کے ہر شخص کو دکھ ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ آنے تک آتشزدگی کے حوالے سے قیاس آرائی نہیں کرنی چاہئے، تحقیقات میں متعلقہ شعبوں سمیت سی ٹی ڈی کی ٹیم کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ تمام پہلوؤں کے حوالے سے آتشزدگی کے واقعہ کی مکمل چھان بین ہوسکے، وزیراعلیٰ، صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی سمیت بلوچستان کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے واقعے پر افسردہ ہیں۔ ایک سوال پر انہوں نے بتایا کہ کالج کی زمین کسی کو الاٹ کرنے کے تاثر میں کوئی صداقت نہیں یہ ہمارا نہ صرف تعلیمی ادارہ بلکہ اثاثہ ہے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ تحقیقاتی کمیٹی 10 روز میں اپنی رپورٹ مکمل کرے گی۔

MASHRIQ QUETTA

صوبائی وزیر سلیم کھوسہ بلوچستان اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کا پارلیمانی لیڈر مقرر

مرکزی جنرل سیکرٹری مسلم لیگ کی جانب سے نامزدگی کے بعد سیکرٹری بلوچستان اسمبلی نے اعلامیہ جاری کر دیا

نوابزادہ زرین مگسی پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مقرر، نوٹیفکیشن جاری

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات سلیم کھوسہ کو بلوچستان اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کا پارلیمانی لیڈر مقرر کردیا گیا بلوچستان اسمبلی کے سیکرٹری طاہر شاہ کاکڑ کے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی جنرل سیکرٹری کی جانب سے نامزد کرنے کے بعد میر سلیم کھوسہ کو مسلم لیگ (ن) کا بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر مقرر کردیا گیا دریں اثناء مسلم لیگ (ن) کے رکن .... بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 پر

نوابزادہ زرین مگسی کو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مقرر کردیا گیا محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان کے جاری کردہ ایک اعلامیہ کے مطابق نوابزادہ زرین خان مگسی کو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مقرر کردیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 10

وزیر اعلیٰ سے حلقہ PB7 خصوصی گرانٹ کی درخواست کی ہے، نور محمد دمڑ

پشتون بیلٹ میں اپنا وجود کھو دینے والی جماعت سیلاب سے نقصانات پر سیاست چمکانے کی کوشش کر رہی ہے، بیان

ہرنائی (نامہ نگار) صوبائی وزیر خوراک نور محمد خان دمڑ نے کہا ہے کہ نام نہاد مسترد شدہ قوم پرست جماعت جو کہ حلقہ پی بی سات زیارت کم ہرنائی سمیت پشتون بیلٹ میں اپنا وجود کھو چکی ہے وہ زیارت اور ہرنائی میں بارشوں اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات پر سیاست چمکانے کی کوشش کرکے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کی بحالی کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ زیارت اور ہرنائی میں حالیہ بارشوں اور سیلابی ریلوں سے نقصانات پر خاموش یا غافل نہیں ہوں بلکہ حلقے میں ہونے والے نقصانات پر ہر فورم پر بھرپور آواز بلند کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پشتون قوم پرست جماعت کی جانب سے جاری بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ زیارت اور ہرنائی میں سیلاب کروڑوں کے باغات زرعی زمینیں فصلات بہا لے گیا اس کے علاوہ ڈیمز، لنک روڈز، حفاظتی بندات، ٹیوب ویلز، بورز، ہرنائی کوئٹہ قومی شاہراہ، ہرنائی پنجاب قومی شاہراہ، کو شدید نقصان پہنچا ہے قومی شاہراہوں کا کئی کلومیٹر سیلابی ریلے میں بہہ گیا ہے۔ ہرنائی سبی ریلوے ٹریک جو کہ سترہ سال کے بعد بحال ہوا تھا حالیہ طوفانی بارشوں اور سیلاب سے اس کو بھی نقصان پہنچا ہے ایک ماہ سے زائد ہرنائی سبی ریلوے سیکشن پر ٹرینوں کی آمد رفت معطل ہے۔ ان نقصانات کے حوالے سے اسمبلی فلور پر آواز اٹھائی، علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ سے گزشتہ روز ملاقات کرکے نقصانات سے تفصیل سے آگاہ کیا ہے اور حلقہ پی بی سات زیارت کم ہرنائی کے لیے خصوصی پیکج / گرانٹ کی منظوری کی استدعا کی ہے وزیر اعلیٰ نے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے اس کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان میں شہباز شریف کو بھی زیارت و ہرنائی میں بارشوں اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور وفاقی حکومت سے خصوصی گرانٹ کی منظوری کے لیے رپورٹ ارسال کر چکا ہوں۔ پشتون قوم پرست جماعت کا سیاسی جنازہ نکل چکا ہے اور آخری سانسیں لے رہی ہے۔

منصوبوں کے معیار اور میعاد پر خصوصی توجہ ہے، علی مدد جتک

عوام کیلئے ہمارے دروازے دن رات کھلے ہیں، میر کفایت اللہ ساتکزئی سے گفتگو

کوئٹہ (خ ن) پیپلز پارٹی کے صوبائی وزیر زراعت حاجی علی مدد جتک نے کہا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت، معیار اور میعاد کی مانیٹرنگ پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے ان کی بروقت تکمیل ہم سب کی ذمہ داری ہے حلقہ انتخاب کے لوگوں کی بلاتفریق خدمت کر رہے ہیں لوگ اپنے مسائل کے حل کیلئے کسی بھی وقت رابطہ کر سکتے ہیں ہمارے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما میر کفایت اللہ ساتکزئی کی قیادت میں ملنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

سائنس کالج واقعہ، تمام پہلوؤں سے چھان بین ہوگی، راحیلہ درانی

کمیٹی کی رپورٹ 10 روز تک آجائیگی، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کے ہمراہ گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی نے کہا ہے کہ سائنس کالج میں آگ لگنے سے 4 کمرے اور دیگر حصہ جل گیا ہے تاہم کالج میں باقاعدگی سے کلاسز جاری ہیں، واقعے کی تحقیقات کے لئے کمیٹی قائم کردی گئی ہے، حکومت تعلیم کے فروغ کے لئے سنجیدہ اقدامات اٹھا رہی ہے۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر کے ہمراہ سائنس کالج کے آتشزدگی سے متاثرہ عمارت کے دورے کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ صوبائی وزیر تعلیم نے کہا کہ سائنس کالج کی عمارت کے جلنے کا مجھ سمیت بلوچستان کے ہر شخص کو دکھ ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ آنے تک آتشزدگی کے حوالے سے قیاس آرائی نہیں کرنی چاہئے، تحقیقات میں متعلقہ شعبوں سمیت سی ٹی ڈی کی ٹیم کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ تمام پہلوؤں کے حوالے سے آتشزدگی کے واقعہ کی مکمل چھان بین ہوسکے، وزیر اعلیٰ، صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی سمیت بلوچستان کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے واقعے پر افسردہ ہیں۔ ایک سوال پر انہوں نے بتایا کہ کالج کی زمین کسی کو الاٹ کرنے کے تاثر میں کوئی صداقت نہیں یہ ہمارا نہ صرف تعلیمی ادارہ بلکہ اثاثہ ہے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ تحقیقاتی کمیٹی 10 روز میں اپنی رپورٹ مکمل کرے گی۔

MASHRIQ QUETTA

صوبائی وزیر سلیم کھوسہ بلوچستان اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کا پارلیمانی لیڈر مقرر

[illegible]

نوابزادہ زرین مگسی پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مقرر، نوٹیفکیشن جاری

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات سلیم کھوسہ کو بلوچستان اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کا پارلیمانی لیڈر مقرر کردیا گیا بلوچستان اسمبلی کے سیکرٹری طاہر شاہ کاکڑ کے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی جنرل سیکرٹری کی جانب سے نامزد کرنے کے بعد میر سلیم کھوسہ کو مسلم لیگ (ن) کا بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر مقرر کردیا گیا دریں اثناء مسلم لیگ (ن) کے رکن .... بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 پر

نوابزادہ زرین مگسی کو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مقرر کردیا گیا محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان کے جاری کردہ ایک اعلامیہ کے مطابق نوابزادہ زرین خان مگسی کو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مقرر کردیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 08 SEP 2024 Page No. 11

کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے اجراء کا طریقہ کار آسان بنایا جائیگا

کمشنر کوئٹہ ڈویژن

دوسرے مرحلے میں مینول لائسنس سمیت لوکل اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹس کو ڈیجیٹلائز کرینگے، حمزہ شفقات کی زیر صدارت اجلاس

کوئٹہ (خ ن) کمشنر کوئٹہ ڈویژن حمزہ شفقات کی زیر صدارت کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے اجراء کے حوالے سے حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے حوالے سے اجلاس ہوا جس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل کوئٹہ محمد انور کاکڑ، اسسٹنٹ کمشنر ریونیو کوئٹہ وقار کاکڑ اور اسسٹنٹ کمشنر پولیٹیکل کوئٹہ ڈویژن سید کلیم اللہ کے علاوہ محکمہ داخلہ اور نادرا کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے اجرا میں حائل رکاوٹوں، طریقہ کار اور عوامی سہولیات کے حوالے سے اگاہی حاصل کی گئی۔ اس کے علاوہ کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے اجراء کے عمل کو تیز اور آسان بنانے کے حوالے سے فیصلہ کیا گیا کہ رولز میں تبدیلی کی جائے گی تاکہ لوگوں زیادہ سے زیادہ کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس حاصل کر سکے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر کوئٹہ ڈویژن حمزہ شفقات نے کہا کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کا اجرا ایک اہم قدم ہے اس سلسلے میں کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے تمام مراحل کو آسان بنایا جائے گا تاکہ سائلین با آسانی اسلحہ لائسنس حاصل اور پرانے اسلحہ لائسنس کمپیوٹرائزڈ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ کمپیوٹرز اسلحہ لائسنس کے باسانی اجرا کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں۔ کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کا اجرا قابل اعتماد اور محفوظ نظام ہے جو کہ پانچ سالوں کے لیے مختلف کیٹگریز میں اسلحے لائسنس جاری کیے جائیں گے جن افراد کے پاس بلوچستان کا ڈومیسائل ہوگا انہیں ہی اسلحہ لائسنس ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹلائز نظام کی بدولت اسلحہ لائسنس کی درخواست پر کارروائی انتہائی آسان ہو شفاف طریقے سے ہوگی اس کے علاوہ لوکل اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کو بھی ڈیجیٹلائزڈ کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے حوالے سے پہلے مرحلے میں نئے اسلحہ لائسنس کا اجراء کیا جائے گا جبکہ تمام مینول لائسنس کو بھی دوسرے مرحلے میں کمپیوٹر ائزڈ کیا جائے گا تاکہ اسلحہ کے حوالے سے تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو سکے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ رولز میں تبدیلی کر کے کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس کے اجراء کے عمل کو تیز کیا جائے گا۔ جبکہ اب تک 74 درخواستیں جمع ہو چکی ہیں جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

ڈپٹی چیئرمین سینٹ سے آئی جی معظم جاہ انصاری کی ملاقات

امن وامان پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) ڈپٹی چیئرمین سینٹ سیدال خان سے آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری نے بلوچستان میں ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران بلوچستان کی مجموعی امن وامان کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سیدال خان نے کہا کہ عوام کو تحفظ فراہم کرنا حکومت کا اولین فرض ہے موجودہ حکومت ملک بھر اور صوبہ بلوچستان میں امن وامان کے قیام کے حوالے سے انتہائی سنجیدہ ہے خاص طور پر حالیہ گزشتہ دنوں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے بعد وزیر اعظم شہباز شریف سیکورٹی کے معاملات کو بہتر بنانے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

بلوچستان میں بارشوں سے مزید 2 افراد جاں بحق، تعداد 42 ہوگئی

مرنے والوں میں 24 بچے، 15 مرد اور تین خواتین شامل ہیں، پی ڈی ایم اے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں مون سون کی بارشوں کے دوران مزید دو افراد کے جاں بحق ہونے کی تصدیق کے بعد اموات کی تعداد 42 ہوگئی پی ڈی ایم اے کی رپورٹ کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں 24 بچے، 15 مرد اور تین خواتین شامل ہیں خضدار میں سب سے زیادہ 9 اموات رپورٹ ہوئیں جبکہ کیچ میں 5 اور ژوب میں 4 افراد جاں بحق ہوئے رپورٹ کے مطابق صوبے میں 15 ہزار 797 گھروں کو جزوی نقصان پہنچا جبکہ 1591 گھر مکمل طور پر تباہ ہوئے ہیں۔

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ میں تعینات بلوچستان لیویز کے 4 اہلکاروں کو شوکاز نوٹس

مذکورہ اہلکار ڈیوٹی سے غیر حاضر پائے گئے، 3 روز کے اندر شوکاز نوٹس کا جواب دینے کی ہدایت

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان لیویز فورس میں غفلت برتنے پر اور ڈیوٹی سے غیر حاضری پر کارروائی کا آغاز، کوئٹہ میں تعینات چار اہلکاروں کو شوکاز نوٹسز جاری کر دیے گئے۔ ہفتہ کو ڈائریکٹر جنرل لیویز فورس بلوچستان کی جانب سے رسالدار حفیظ اللہ، رسالدر رحمت اللہ، نائب رسالدار محمد اکرم، اور سپاہی محمد آصف کو جاری کیے گئے، شوکاز بقیہ نمبر 28 صفحہ 5 پر

نوٹس میں کہا گیا ہے کہ چاروں اہلکار ڈائریکٹریٹ جنرل بلوچستان لیویز فورس کوئٹہ میں تعینات کیے گئے تھے تاہم لیویز فورس کی ویجیلنس کمیٹی کے دورے کے موقع پر چاروں اہلکاروں ڈیوٹی پر موجود نہیں تھے جس کے بعد انہیں شوکاز نوٹسز جاری کیے گئے ہیں۔ چاروں اہلکاروں کو 3 دن کے اندر شوکاز نوٹسز کا جواب دینے کے لئے ہدایت کی گئی ہے۔

Century Express Quetta

صوبائی اسمبلیاں پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار دے سکتی ہیں

سپریم کورٹ

ریکوڈک صدارتی ریفرنس پر تفصیلی رائے جاری

فارن انویسٹمنٹ ایکٹ آئینی طور پر درست، اطلاق صرف ریکوڈک پر ہے، صوبائی اسمبلیاں اپنی حد تک ایکٹ ختم کر سکتی ہیں

سپریم کورٹ جوڈیشل ایڈونچر دہرانے سے گریز کرے، عدلیہ انتظامیہ کے پالیسی معاملات دیکھ سکتی ہے: جسٹس یحییٰ آفریدی

اسلام آباد (جہانزیب عباسی) ریکوڈک صدارتی ریفرنس پر سپریم کورٹ کی رائے کی وجوہات جاری کر دی گئیں۔ تفصیلی رائے میں سپریم کورٹ نے کہا بیرونی سرمایہ کاری سے متعلق صوبائی اسمبلیاں قرارداد سے پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار دے سکتی ہیں، سندھ اور بلوچستان اسمبلی کی قرارداد کے بعد فارن (باقی صفحہ 5 نمبر 7)

انویسٹمنٹ ایکٹ آئینی طور پر درست ہے، فارن انویسٹمنٹ ایکٹ 2022 کا بلوچستان میں اطلاق صرف ریکوڈک کی حد تک رکھا گیا ہے، صوبائی حکومتوں کو اختیار ہے وہ اپنی حد تک فارن انویسٹمنٹ ایکٹ کو ختم بھی کر سکتی ہیں۔ سابق چیف جسٹس عمر عطا بندیال کی سربراہی میں پانچ رکنی بینچ نے صدارتی ریفرنس پر 9 دسمبر 2022 کو اپنی مختصر رائے دی تھی۔ ریفرنس کی سماعت 29 نومبر 2022 کو مکمل ہوئی تھی۔ بینچ کے رکن جسٹس یحییٰ آفریدی نے اپنی رائے میں کہا سپریم کورٹ کے ریکوڈک فیصلے کے نتائج کو ہمیں نہیں بھولنا چاہیے، سپریم کورٹ کو پبلک پالیسی کے بے لگام گھوڑے پر سواری کرنے کے جوڈیشل ایڈونچر کو دہرانے سے لازمی گریز کرنا ہوگا، صدارتی ریفرنس کے پہلے سوال پر اس لئے رائے دینے سے گریز کر رہا ہوں۔ پہلا سوال قانونی نوعیت کا ہے ہی نہیں، پالیسی میٹر کو ریاست کے دیگر ستونوں پارلیمنٹ اور ایگزیکٹو پر چھوڑ دیا جائے، آئینی اختیارات کی تکون کے تین ستونوں کے احترام میں ایسا کر رہا ہوں، صرف آئینی، قانونی خلاف ورزی یا بدنیتی پر ہی عدلیہ ایگزیکٹو کے پالیسی میٹر کو دیکھ سکتی ہے۔ جسٹس جمال خان مندوخیل نے رائے میں کہا ریکوڈک منصوبے سے تمام سٹیک ہولڈرز کو فائدہ ہوگا، ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری آئے گی، ملازمتوں کے مواقع پیدا ہونگے، آرٹیکل 144 کے تحت صوبائی اسمبلیوں کو فارن انویسٹمنٹ پروٹیکشن اینڈ پروموشن ایکٹ بل 2022 کو ضرورت پڑنے پر ختم کرنے یا توسیع دینے کا اختیار حاصل ہے۔ حکومت پاکستان اور حکومت بلوچستان کو مستقبل کی نسلوں کیلئے راہ عمل طے کرنی چاہیے۔ ریکوڈک معاہدہ متعلقہ قانون اور رولز کے عین مطابق ہے، ریکوڈک دنیا کا سب سے بڑا کاپر گولڈ ذخیرہ ہے، دستیاب ریکارڈ کے مطابق صوبے میں ایسے دیگر معدنیات کے ذخائر بھی ہیں جو ابھی تک غیر دریافت شدہ ہیں۔

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Tribune Express Karachi

Bullet No. 2

Dated: 07 SEP 2024

Page No. 12

POLIO

Balochistan gears up for vaccination drive

As many as 2.6 million children to be vaccinated across province

SYED ALI SHAH
QUETTA

Balochistan Chief Secretary Shakeel Qadir Khan chaired a high-level meeting to review preparations for the upcoming anti-polio campaign, which will begin on Monday, September 9. The week-long campaign aims to vaccinate over 2.6 million children across the province to protect them from polio.

During the meeting, the chief secretary raised concerns about the 12 polio cases reported in Balochistan this year out of the 17 recorded nationwide. He emphasised that the provincial government is using all available resources to ensure the virus is eradicated, with districts such as Chaman, Dera Bugti, Qila Abdullah, Quetta, Jhal Magsi, Zhob, Qila Saifullah, and Kharan being the hardest hit.

Shakeel Qadir Khan urged parents to ensure their children receive the polio drops, warning that failing to do so could lead to permanent disability. He also emphasised that foolproof security will be provided to the teams administering the vaccine, with Frontier Corps (FC) personnel on standby to assist if needed. Strict action will be taken against anyone attempting to obstruct the polio teams.

The CS called on scholars, tribal leaders, and religious figures to help convince hesitant parents to vaccinate their children. More than 11,000 teams have been prepared for the campaign, and the provincial government remains confident that with continuous efforts, the virus can be eradicated.

Polio remains a significant health challenge in Balochistan, one of Pakistan's most vulnerable provinces. Despite efforts by the government and international health organisations, Balochistan continues to experience sporadic cases of polio, contributing to Pakistan's status as one of the last two countries where the virus remains endemic.

Factors such as remote geography, poor healthcare infrastructure, low literacy rates, and resistance to vaccinations, particularly in rural areas, have impeded the success of immunization campaigns.

VAST MAJORITY

12

out of the 17 polio cases reported in 2024 are from Balochistan

Frequent security issues, including attacks on polio workers, have further hindered eradication efforts. Tribal and religious misinformation, falsely linking the vaccine to infertility or foreign agendas, exacerbates the challenge of achieving widespread vaccination coverage. The provincial capital, Quetta, and districts like Pishin and Qila Abdullah have been identified as high-risk areas for polio transmission.

Despite these hurdles, the government, in collaboration with the World Health Organization (WHO) and UNICEF, continues to push vaccination drives, deploying health workers across the region.

Minority children to get scholarships

QUETTA. Balochistan Chief Minister Mir Sarfraz Bugti has said that the children of minority communities would be educated in the higher education institutions of the country under the Benazir Bhutto Scholarship (BBS). He said that in this regard, minority leaders should create awareness in their own communities. He expressed these views this while talking to a delegation of the Hindu Panchayat, led by former provincial minister Basant Lal Gulshan who called on him. The delegation informed the CM about the problems being faced by them, Bugti announced the renovation and construction of the Arya Samaj Temple, and the provision of an ambulance to the Panchayat. He also assured the delegation of the solution of all the problems being faced by the minorities. APP

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 13

حکومتی لاپرواہی کی وجہ سے متاثرین زیارت امداد سے محروم رہے، پشتونخوامیپ

سامان سنجاوی میں ایک ہی گھر جمع ہوتا رہا، انتظامیہ خاموش رہی، چیف سیکرٹری و دیگر حکام نوٹس لیں

زیارت (پ ر) پشتونخوامیپ کے صوبائی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ حالیہ بارشوں سے ضلع زیارت بری طرح متاثر ہوا تھا۔ زرندہ، چینہ، چپچی، کان و دیگر علاقوں میں مکانات، چاردیواری گھریلو ضرورت کے سامان اور زرعی زمین اور باغات سیلاب برد ہوچکے ہیں لیکن زیارت کے نام پر سامان سنجاوی پہنچتا رہا ہے اور سنجاوی میں اپنے ایک اہلکار کے گھر جمع ہوتا رہا اور زیارت کی بے بس انتظامیہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہی۔ بیان میں کہا گیا کہ پی ڈی ایم اے کا سامان ضلع انتظامیہ کے حوالے کرنے کی بجائے انڈر آباد کے ایک گھر میں گاڑیاں خالی کرتے رہے، خلوصت لی اس لاپرواہی سے متاثرین محروم رہے۔ بیان میں کہا گیا کہ چیف سیکرٹری، کمشنری کی ذمہ داری ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے تاکہ چور لٹیرے، ڈاکوؤں کے ہاتھ متاثرین کی امدادی تقسیم نہ ہو۔ بیان میں کہا گیا کہ زیارت آفت زدہ ضلع کی بربادیوں کی رپورٹ آزادانہ طور پر تیار کی جائے اور سرکاری امداد کے حقدار متاثرین اور زمینداروں کے نقصانات کا ازالہ لازمی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور وزراء کی تبدیلی کا تاثر درست نہیں، سیدال خان ناصر

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اتحادی حکومت مل بیٹھ کر مشاورت کے بعد تمام فیصلے کرتی اور اقدامات اٹھاتی ہے

سائنس کالج کے جلنے پر دکھ ہوا حکومت سمیت تمام ادارے مسئلے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور وزراء کی تبدیلی کے حوالے سے پائے جانے والے تاثر کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اتحادی حکومت مل جل کر تمام فیصلے کرتی اور اقدامات اٹھاتی ہے سائنس کالج کے جلنے پر دلی طور پر دکھ اور افسوس ہوا ہے حکومت سمیت تمام ادارے اس وقت اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں کیونکہ تمام تعلیمی .... بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 پر

ادارے ہمارے اثا[ثے] ہیں ہم نے اس کی حفاظت کرنی ہے اور نوجو[ا]ن نسل تعلیم کے حصول کو یقینی بناتے ہوئے مثبت [ ]سوچ کو پروان چڑھائیں تاکہ بلوچستان کو ترقی کی [ ]راہ پر گامزن کیا جاسکے۔ کالج کے جلنے سے ایسے [ ]لگ رہا ہے جیسے میرا گھر جلا ہو ان خیالات کا اظہار ا[نہو]ں نے ہفتہ کو کوئٹہ سائنس کالج کے جلنے والے حص[و]ں کے معائنہ کے بعد صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خا[ن] درانی کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا اس موقع پر سائنس کالج کے پرنسپل عظمت خان [ ]کاکڑ، وائس پرنسپل ضیاء الحق، طارق بلوچ اور باق[ ]ر خان غلزئی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر انہوں نے [ ]سائنس کالج کے جلنے والے چار کمروں اور دیگر حص[و]ں کا معائنہ کیا اور صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خا[ن] درانی نے آتشزدگی سے متعلق ڈپٹی چیئرمین کو تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سی[د]ال خان ناصر نے کہا کہ سائنس کالج آتشزدگی کا [و]اقعہ بہت بڑا حادثہ ہے سائنس کالج پورے بلوچس[ت]ان کا دل ہے سیاستدانوں، ججز، بیوروکریٹ، صحافی[و]ں سمیت مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لو[گ] اور افسران نے اس کالج سے تعلیم حاصل کی [ ]میں نے خود سائنس کالج سے ایف ایس سی اور بی [ ]ایس سی کی تعلیم حاصل کی ایسا لگ رہا ہے کہ میر[ا] گھر جل گیا ہے میں نے تمام متعلقہ حکام، صوبائی [ ]وزراء، آئی جی پولیس بلوچستان سے بات چیت کی [ ]ہے اس واقعہ کا تمام پہلوؤں سے جائزہ لیا جا رہا [ ]ہے تعلیمی ادارے صوبے کے معمار پیدا کرتے [ ]ہ[یں] اس واقعے کی تہہ تک جائیں گے عوام کسی بھی افوا[ہ] پر کان نہ دھریں تمام چیزوں کا باریک بینی سے ج[ا]ئزہ لیا جارہا ہے صوبے کے اثاثوں کی حفاظت [ہم]ارا قومی فرض ہے میری کوشش ہے کہ بلوچستان [ ]کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری کروں طلبا [ ]ہیں تعلیمی پسماندگی کے خاتمے کے حوالے سے اپنا [ ]کردار کریں عوام خاص طور پر نوجوانوں کی شمولی[ت] سے مسائل حل ہوں گے تحقیقات میں کوئی سس[ ]تی نہیں ہو رہی۔

بلوچستان میں آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں، نیر حسین بخاری

بدامنی واقعات پر مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے پیپلز پارٹی کی قیادت سے مشاورت کی تو اپنی رائے دیں گے

بلوچستان میں پیپلز پارٹی کی کولیشن حکومت ہے ورکز کے مسائل ہیں جنہیں مرکزی قیادت کے سامنے لایا جائیگا

سردار اختر مینگل کا سیاست میں اہم کردار رہا ہے وفاقی حکومت کو سردار اختر مینگل کے استعفی کا نوٹس لینا چاہیے

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما سید نیر حسین بخاری نے کہا ہے کہ بلوچستان ہمارے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے بلوچستان میں بدامنی کے واقعات سے متعلق مسلم لیگ (ن) کی قیادت پیپلز پارٹی کی قیادت مشاورت کی تو ضرور اپنی رائے دیں گے، بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل کا سیاست میں اہم کردار رہا ہے وفاقی حکومت کو سردار اختر جان مینگل .... بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 پر

کے استعفی کا نوٹس لینا چاہیے۔ یہ بات انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کے مشیر برائے صنعت و حرفت میر علی حسن زہری کی جانب سے دیئے گئے عشائیہ کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی، اس موقع پر اعجاز جاکھرانی، سینیٹر بلاول مندوخیل وزیر اعلیٰ کے مشیر سردارزادہ بابا غلام رسول عمرانی، پیپلز پارٹی کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات سردار سربلند خان جوگیزئی، سید اقبال شاہ سمیت پارٹی کے ڈویژنل، ضلعی صدور، جنرل سیکرٹریز سمیت کارکنوں کی بڑی تعداد موجود تھے، سید نیر حسین بخاری نے کہا ہے کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے پارٹی کے تنظیمی امور کے حوالے سے بلوچستان بھیجا تاکہ یہاں صوبائی اور ڈسٹرکٹ تنظیم سے ملاقات کر کے تنظیم سازی کا جائزہ لے سکوں پیپلز پارٹی کی کولیشن حکومت ہے ورکز کے بہت سے مسائل ہیں جنہیں مرکزی قیادت کے سامنے لانا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مہمند ایف سی ہیڈکوارٹر پر حملہ ناکام، 4 خودکش بمبار جہنم واصل

ضلع قلات میں آپریشن، 2 دہشتگرد مارے گئے

خوارج کے گروپ نے علی الصبح ایف سی ہیڈکوارٹر پر حملے کی کوشش کی، قلات میں دہشتگردوں سے اسلحہ وگولہ بارود برآمد ہوا، آئی ایس پی آر

دہشتگردی خاتمے تک جنگ جاری رہیگی، صدر، وزیراعظم، وزیرداخلہ، بلوچستان کا امن سبوتاژ کرنے کی کوششیں ناکام ہونگی، سرفراز بگٹی

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی، نمائندہ خصوصی، نیوز رپورٹر) سیکورٹی فورسز نے خیبر پختونخوا کے ضلع مہمند میں فرنٹیئر کور ہیڈکوارٹرز پر حملہ کرنے کی کوشش کرنیوالے چار خودکش بمباروں کو جہنم واصل کردیا، پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے جاری بیان کے مطابق 6 ستمبر کی علی الصبح چار خوارج کے ایک گروپ نے فرنٹیئر کور ہیڈکوارٹر پر حملہ کرنے کی کوشش کی کیمپ میں داخل ہونے کی کوشش کو سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں نے موثر طریقے سے ناکام بنادیا اور اسکے نتیجے میں چاروں خودکش بمبار خوارج کو مطلوبہ نقصان پہنچانے سے پہلے ہی جہنم واصل کیا گیا، بیان کے مطابق علاقے میں پائے جانیوالے کسی بھی دوسرے خارجی کو ختم کرنے کیلئے صفائی آپریشن کیا جارہا ہے، سیکورٹی فورسز ملک سے دہشتگردی کی لعنت کا صفایا کرنے کیلئے جراتمندانہ عزم کیساتھ کھڑی ہیں۔ صدر مملکت آصف علی زرداری نے ایف سی ہیڈکوارٹر پر خوارج کا حملہ ناکام بنانے پر سیکورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیکورٹی فورسز نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاروں خوارج حملہ آوروں کا خاتمہ کیا پوری قوم کو اپنے جوانوں پر فخر ہے جو ہر لمحہ مادر وطن کی حفاظت کیلئے تیار ہیں، دہشتگردوں کو انکے مذموم عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے فوج کے افسران و جوانوں کو خراج تحسین کرتے ہوئے کہا کہ پاک فوج کے جوانوں نے بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت سے کیمپ پر حملہ آور ہونیوالے چار خودکش خارجی کو جہنم واصل کیا مجھ سمیت پوری قوم فوج کے بہادر افسران و جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے، ملک سے دہشتگردی کی عفریت کے مکمل خاتمے تک اس کیخلاف جنگ جاری رکھیں گے، پاک فوج کے افسران و جوان فتنہ الخوارج کے دہشتگردوں سے پاکستان کی مٹی کو پاک کرنے کیلئے مصروف عمل ہیں، دہشتگردی کیخلاف جنگ میں پوری قوم افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ وزیرداخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ سیکورٹی فورسز نے تاریکی میں حملہ کرنیوالے بزدل دشمن کے مذموم عزائم کو خاک میں ملایا اور فتنہ الخوارج کے 4 دہشتگردوں کو جہنم واصل کرکے عبرتناک انجام تک پہنچایا حملہ ناکام بنانے اور دہشتگردوں کو جہنم واصل کرنے پر سیکورٹی فورسز کی ٹیم کو شاباش دیتا ہوں پاکستان کی سیکورٹی فورسز فتنہ الخوارج کے دہشتگردوں کے ناپاک وجود کو ختم کرنے کیلئے پرعزم ہیں سیکورٹی فورسز کے بہادر جوانوں نے ہمیشہ بروقت ایکشن کرکے دہشتگردوں کی کارروائیوں کو ناکام بنایا ہے جس پر قوم بجا طور پر فخر کرسکتی ہے۔

کوئٹہ (این این آئی) پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق سیکورٹی فورسز نے بلوچستان کے ضلع قلات میں 6 اور 7 ستمبر کی رات آپریشن کیا موثر انداز میں کارروائی کے دوران 2 دہشت گرد مارے گئے۔ ترجمان کے مطابق دہشتگردوں سے اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکا خیز مواد برآمد ہوا۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق ہلاک دہشتگرد سیکورٹی فورسز کیخلاف متعدد کارروائیوں میں ملوث تھے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق علاقے میں کلیئرنس آپریشن جاری ہے، سیکورٹی فورسز بلوچستان کے امن و استحکام اور ترقی کیلئے پرعزم ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلات میں سیکورٹی فورسز کی دہشت گردوں کے خلاف کامیاب کارروائی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیکورٹی فورسز نے مصدقہ اطلاع پر موثر کارروائی کی۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے انتہائی محتاط اور پیشہ ورانہ طرز پر آپریشن کیا پوری قوم اپنی سیکورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، بلوچستان کے امن، استحکام اور ترقی کو سبوتاژ کرنے کی تمام سازشیں ناکام ہوں گی۔

گنداواہ پریس کلب سے چوری شدہ سامان برآمد کرنے کا مطالبہ

گنداواہ (نامہ نگار) پریس کلب سے چوری شدہ سامان برآمد کر کے ملزمان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ ماہ چوروں نے میر یوسف عزیز مگسی پریس کلب سے سولر پلانٹ کا سامان چرایا تھا، پولیس نے یقین دہانی کرائی تھی کہ پریس کلب کا سامان جلد برآمد کرلیا جائے گا لیکن تاحال برآمد نہیں کیا گیا اور نہ ہی چوروں کا پتہ لگایا گیا ہے جس سے صحافیوں میں تشویش پائی جارہی ہے، اس سلسلہ میں جلد ہی بلوچستان یونین آف جرنلسٹس کو اطلاع دی جائیگی، پریس کلب کے عہدیداران نے ڈی آئی جی نصیرآباد رینج اور ایس پی جھل مگسی سے مطالبہ کیا کہ مسئلہ فوری حل کیا جائے۔

پولیس کی کارروائیوں میں پانچ ملزمان گرفتار، مسروقہ موٹرسائیکلیں، موبائل فونز برآمد

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پولیس نے مختلف کارروائیوں میں پانچ ملزمان کو گرفتار کر کے مسروقہ موٹر سائیکلیں، موبائل فون برآمد کرلیے۔ پولیس کے مطابق ہفتے کے روز قائدآباد پولیس تھانے نے پشتون آباد میں کارروائی کرتے ہوئے ملزم نجیب اللہ کو گرفتار کر کے اس کے گھر سے مسروقہ موٹر سائیکل برآمد کر کے مقدمہ درج کرلیا ایک اور کارروائی میں پولیس نے مطلوب ملزمان اختر جان، الیاس کو گرفتار کر کے مزید تفتیش کے لیے تفتیشی ٹیم کے حوالے کردیا گیا۔ انڈسٹریل پولیس تھانے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس کو مطلوب مطیع اللہ کو گرفتار کر کے تھانے منتقل کردیا ایک اور کارروائی میں پولیس نے ملزم عبداللہ خلجی کو گرفتار کرتے ہوئے ملزم کے قبضے سے مسروقہ موبائل برآمد کر کے ملزم کو مزید تفتیش کے لیے تفتیشی ٹیم کے حوالے کردیا۔

پولیس اہلکار کو لوٹنے والے ملزمان کی گرفتاری کیخلاف رشتہ داروں کا احتجاج

ایک ملزم سے تفتیش کے بعد 3 ساتھی بھی پکڑے گئے، ایک گاڑی کو نقصان، مذاکرات کے بعد احتجاج ختم

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پولیس اہلکار سے چار روز قبل موٹر سائیکل، موبائل اور ہزاروں روپے نقدی لوٹنے والے چار ملزمان کو گرفتار کرلیا، گرفتاریوں کیخلاف ملزمان کے رشتہ داروں نے منان چوک پر احتجاج کرتے ہوئے گاڑی کے شیشے توڑ دیئے، پولیس سے مذاکرات کے بعد احتجاج ختم کردیا۔ پولیس کے مطابق چار روز قبل امیر محمد دستی شہید تھانے کے حوالدار محمد علی موٹر سائیکل پر ڈیوٹی پر جارہا تھا وہ جیسے ہی بینظیر بھٹو پل پر پہنچا تو چار مسلح افراد نے اسلحہ کے زور پر اہلکار سے موٹر سائیکل، موبائل اور تنخواہ کے 70 ہزار روپے چھین کر فرار ہوگئے، سول لائن پولیس نے واقعہ کا مقدمہ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کردی، پولیس کے مطابق ایس ایچ او امیر محمد دستی احسان اللہ مروت نے ایک ملزم ہنوش کو گرفتار کیا جس نے دوران تفتیش پولیس اہلکار سے موٹر سائیکل نقدی اور موبائل چھیننے کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے تین ساتھیوں عامر، نثار احمد اور سلمان کی نشاندہی کی جس پر امیر محمد دستی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تینوں ملزمان کو گرفتار کر کے سول لائن پولیس کے حوالے کیا، ملزمان کی گرفتاری کیخلاف ہفتے کو رشتہ داروں نے پریس کلب کے سامنے اور منان چوک پر احتجاج مظاہرہ کرتے ہوئے ملزمان کی رہائی کا مطالبہ کیا اس دوران مظاہرین نے ایک گاڑی کے شیشے بھی توڑ دیئے۔ اطلاع ملتے ہی ڈی ایس پی سٹی سرکل مالک درانی نے دیگر عملہ کے ہمراہ موقع پر پہنچ کر مظاہرین سے مذاکرات کر کے احتجاج ختم کرایا۔

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

5

15

Bullet No.

Dated: 08 SEP 2024

Page No.

بلوچستان کے ٹرانسپورٹرز نے دن کے سفر کا حکم مسترد کر دیا

اربوں روپے امن و امان کی بحالی کے لیے وصولی کے باوجود بلوچستان میں امن و امان نام کی کوئی چیز نہیں

امن و امان کی عدم بحالی کا غصہ ٹرانسپورٹروں پر نکالا جا رہا ہے جو ناانصافی ہے، حکمت لہڑی، قادر ریسانی

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان کے ٹرانسپورٹروں نے دن کے سفر کا حکومتی حکم نامہ مسترد کر دیا۔ کوئٹہ کراچی کوچز یونین کے صدر حاجی میر حکمت لہڑی، میر دولت خان لہڑی، آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے چیرمین حاجی میر عبدالقادر ریسانی، سیکرٹری جنرل حاجی میر محمد اکبر لہڑی، نائب صدور موسیٰ جان اچکزئی، حاجی سیف الدین بڑیچ، حاجی نصراللہ دھوار، حاجی ولی جان، حاجی شمس اللہ........ بقیہ 57 صفحہ نمبر 7

اور دیگر عہدیداروں نے حکومت کی جانب سے ٹرانسپورٹروں کا سفررات کو بند کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اور اسے تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر دیا ہے۔ اور اس حیرت انگیز عوام دشمن فیصلے کے خلاف احتجاج کا الٹی میٹم دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ امن وامان قائم کرنے کے نام پر اربوں روپے لیے جا رہے ہیں۔ لیکن امن وامان بحال کرنا تو دور کی بات، الٹا ٹرانسپورٹروں اور عوام کو مشکلات میں ڈالا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رات کا سفر بند کر کے صرف دن میں سفر کی اجازت غیر منطقی فیصلہ ہے۔ اس میں ٹرانسپورٹروں کو بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ جسے کسی صورت تسلیم نہیں کرینگے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جس نے مین شاراہوں پر جس بھی غرض سے وارداتیں کرنا ہو۔ اس کے لیے دن اور رات کوئی معنی نہیں رکھتے۔ انہوں نے ہر حال میں اپنا مقصد حاصل کرنا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اربوں روپے خرچ کیے جانے کے بعد امن و امان کی عدم بحالی کی سزا ٹرانسپورٹروں کو کیوں دی جا رہی ہے۔ اس فیصلے سے ٹرانسپورٹر نان شبینہ کے محتاج ہو جائیں گے۔ اور ٹرانسپورٹرز پہلے ہی گاڑیوں کی اقساط کی مد میں کروڑوں روپے کے مقروض ہیں۔ ٹرانسپورٹروں نے مشترکہ طور پر اس غیر منصفانہ فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

محکمہ صحت کی تنزلی اور ملازمین دشمنی اقدامات کسی صورت قبول نہیں، ہیلتھ تنظیمیں

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا مقصد ٹھیکیداری نظام رائج کرنا ہے، ڈاکٹر کلیم اللہ کاکڑ و دیگر عہدیداران

ہیلتھ حکام اور حکومت بلوچستان سنگین نوعیت کے اس اہم مسئلہ پر سنجیدگی کا مظاہر کریں، حضرت علی کاکڑ

نجی شعبے سے ساز باز بند کی جائے بصورت دیگر ملازمین تنظیمیں سڑکوں پر نکل کر پہیہ جام کر دیں گے، شفا مینگل

کوئٹہ (ایریا رپورٹر) محکمہ صحت کی تنزلی اور ملازمین دشمنی اقدامات کسی صورت قبول نہیں کرینگے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا مقصد ٹھیکیداری نظام لانا ہے ہیلتھ حکام اور حکومت بلوچستان سنگین نوعیت کے اس اہم مسئلہ پر سنجیدگی کا مظاہر کریں ہسپتالوں کو پرائیویٹیزین سے بچایا جائے بصورت دیگر محکمہ صحت کی ملازمین تنظیمیں سڑکوں پر نکل کر حکومتی پہیہ جام۔ کرینگے، ان خیالات کا اظہار پیرامیڈیکس، ڈاکٹرز، ایپکا محکمہ صحت، نرسنز، فارماسسٹس ودیگر تنظیموں کے عہدیداروں ڈاکٹر کلیم اللہ کاکڑ، حضرت علی کاکڑ، حاجی شفا مینگل، اللہ داد اچکزئی، سید ادریس آغا و دیگر نے مشرق سروے بات چیت کرتے ہوئے کیا، انہوں نے بتایا کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ہسپتالوں پر لاگو کی جا رہی ہے جس کا مطلب ملازمین میں سے زیادہ سفر عوام سفر کرینگے جو ٹیسٹ لیبارٹری میں آج 100 یا 50 روپے میں ہوتا ہے ان کی قیمت ہزاروں روپے تک بڑھا دیتے ہیں اس کے علاوہ جو ایکسرے ہسپتال میں 50 روپے میں ہوتا ہے ان کی قیمت بھی بڑھا دینگے یہ نہ صرف ملازم دشمن اقدام ہے بلکہ یہ عوام دشمن اقدام بھی ہے ادارہ گورنمنٹ کا مشینری گورنمنٹ کا نگران کے سربراہ ایک پرائیویٹ ٹھیکیدار ہوگا وہ صرف اس مد میں کہ وہ ایکسرے فلمیں فراہم کرینگے ایکسرے مشین میں اگر تھوڑی بہت خرابی ہو یا لیبارٹری کے کیٹ اور ریجنٹ فراہم کریگا پرائیویٹ ٹھیکیدار ملازمین سے اپنی من پسند ڈیوٹی لینے کے علاوہ عوام سے من پسند فیس وصول۔ کریگا اس کے بدلے پرائیویٹ ٹھکیدار یا کمپنی اپنی تھوڑی سی خدمات فراہم کرے گا بارہاں ہسپتالوں کی خراب مشینری، وسائل کی فراہمی کے بارے میں ہیلتھ کے تمام تنظیموں نے آواز بلند کی ہے لیکن بدبختانہ ہمارے مسائل کو کسی بھی حکومت میں حل نہیں کیئے ہیں وسائل کی فراہمی کی بات پر ہیلتھ کے ہر سیکٹر میں اگر کسی بھی افیسر نے بات کی ہو تو ان کا فورا تبدیل کیا ہے ہسپتالوں میں اصلاحات لانے اور شعبے بڑھانے درکار فنڈز فراہم کرنے کی بجائے پرائیویٹ پارٹنرشپ۔ کو دینے کا مقصد حکومتی نااہلی ہیا ور اپنی نااہلی کا ملبہ اب محکمہ صحت پر ڈال رہی ہے، محکمہ صحت کو تباہی سے بچانے کیلئے تمام ملازمین تنظیموں نے گرینڈ الائنس ہو یا ایپکا کی، تنظیمیں یا ڈاکٹرز تنظیمیں ہو وہ ایک پلیٹ فارم پر ہے کسی، بھی وقت سخت فیصلے لاگو کرنے پر دھرنے لانگ مارچ یا ریڈزون بند کرنے کیلئے تیار ہونگے، ہمارا مطالبہ ہے کہ محکمہ صحت کو وسائل فراہم کرے، مستقل آسامیوں کو کنٹریکٹ پر پر کرنیکی بجائے ریگولر کیا جائے۔

Century Express Quetta

بلوچستان میں مزید 542 سکول بند ہو گئے

رواں برس میں غیر فعال سکولز کی تعداد 3152 تھی جو اب بڑھ کر 3694 ہو گئی

اساتذہ کی کمی کی وجہ سے سکول بند ہیں، حکام، 9496 اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں موجودہ دور حکومت میں مزید 542 اسکولز بند ہو گئے، رواں سال مئی میں غیر فعال اسکولوں کی تعداد 3152 تھی جو اب بڑھ کر 3694 ہو گئی، ضلع پشین میں 254، خضدار میں 251 اور کوئٹہ میں 152 اسکولز کو تالے لگے ہوئے ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان کے آبائی ضلع ڈیرہ بگٹی میں صرف 13 اسکول غیر فعال ہیں، محکمہ تعلیم کے حکام کا کہنا ہے کہ صوبے میں سولہ ہزار اساتذہ کی ضرورت ہے، اساتذہ کی کمی کی وجہ (باقی صفحہ 5 نمبر 32)

Scanned with CamScanner
CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 16

بلوچستان میں دہشتگردی پھیلانے والوں کو رعائیت نہیں ملے گی

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کمانڈر بلوچستان کور لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان کے ہمراہ یادگار شہدا پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اور شہدا کے بلند درجات کے لیے دعا بھی کی یادگار شہدا پر اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن ر عبدالخالق اچکزئی، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی غزالہ گولہ صوبائی وزرا، اراکین پارلیمنٹ کے علاوہ آئی جی ایف سی نارتھ میجر جنرل عابد مظہر، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، اور شہدا کے لواحقین نے بھی پھولوں کے چادر چڑھائے اور دعا کی اور اپنے ملک کے دفاع کا عزم کیا یوم دفاع پاکستان و شہدا کے موقع پر منعقدہ تقریب سے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ یوم دفاع و شہدا کے موقع بلوچستان کے مایہ ناز سپوتوں کو سلام پیش کرتا ہوں شہدا کے خاندانوں کا عزم اور حب الوطنی قوم کے لیے ایک روشن مثال ہے بلوچستان کے بہادر بیٹوں نے ملک کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کیں اور ان کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گیا سی جذبے کی مثال دیتے ہوئے لوگ ہمیشہ میجر جمال شیران شہید کے والد اور صوبیدار عبدالمجید شہید کی بیٹی کی وطن سے محبت کو سراہتے ہیں بلوچستان کے مختلف علاقوں میں ایف سی بلوچستان ساتھ کے جوان وطن کی محبت سے سرشار ہو کر ملک کے دفاع کے لیے پر عزم کھڑے ہیں یہ بہادر سپاہی دن رات محنت اور جانفشانی سے اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں تا کہ دشمن عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے اور عوام کو امن فراہم کیا جا سکے جوانوں کی قربانیاں اور عزم ثابت کرتے ہیں کہ وہ ہر حالت میں وطن کی حفاظت کے لیے تیار ہیں ان جوانوں کا جذبہ اور حب الوطنی پوری قوم کے لیے باعث فخر ہے پاکستان کی مقدس سرزمین بہت سی قربانی سے حاصل کی گئی ہے جس میں پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کا خون شامل ہے وطن عزیز سے محبت کیجئے کیونکہ وطن ہے تو ہم ہیں وطن نہیں تو کچھ بھی نہیں پاک فوج کا قوم کے نام واضح پیغام ہے کہ ہماری پہچان پاکستان ہے اور وہ قوم کی خوشیوں کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے ہم بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہماری وجہ سے ہمارے وطن عزیز کے بہن بھائی اپنے گھروں میں سکون سے رہتے ہیں، پاک فوج پاکستانی قوم مطمئن اور پرسکون طریقے سے اپنی زندگیوں کو گزاریں کیونکہ پاک فوج کے جوان ان کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں بلوچستان میں دہشت گردی اور انتشار پھیلانے والوں سے رعایت نہیں برتی جائے گی صوبائی حکومت سیکیورٹی اداروں کے تعاون سے سرزمین کے ہر انچ کا دفاع کرے گی تخریب کاری، انتشار اور دہشت گردی پھیلانے والوں کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔

JANG QUETTA

تیل وگیس کے سمندری ذخائر

ملک کے اعلیٰ سیکورٹی حکام نے تصدیق کی ہے کہ ایک دوست ملک کے تعاون سے اس کی سرحدوں سے متصل پاکستان کے سمندر میں تیل وگیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں، جنھیں بروئے کار لانے سے پاکستان پیٹرولیم اور گیس کی دولت کے اعتبار سے دنیا کا چوتھا بڑا ملک بن سکتا ہے۔ اس وقت وینزویلا پہلے اور امریکہ دوسرے نمبر پر ہے جبکہ سعودی عرب، ایران، کینیڈا اور عراق کا نمبر ترتیب وار ان کے بعد آتا ہے۔ نیلے پانیوں کی معیشت کا یہ معجزہ تین سالہ جامع جغرافیائی سروے کا ثمر ہے، جس سے متعلقہ حکام کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ ذخائر کی تلاش کا کام مستقبل قریب میں شروع کیا جا سکتا ہے تاہم کنوؤں کی کھدائی اور دیگر انفراسٹرکچر کی تکمیل میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔ اس کیلئے 5 ارب ڈالر کی فوری سرمایہ کاری درکار ہوگی جبکہ تلاش کیے جانے والے ذخائر کو ایندھن کی شکل دینے کیلئے اتنے ہی مزید سرمائے کی ضرورت ہوگی۔ سروے کے مطابق پاکستان کے ساحل سمندر کے آس پاس تیل وگیس کے علاوہ بڑی مقدار میں معدنیات اور دوسری قیمتی دھاتیں بھی موجود ہیں، جنھیں بروئے کار لا کر ملک کی تقدیر بدلی جا سکتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماہرین عرصہ دراز سے بلوچستان کے ساحل سمندر میں پیٹرولیم اور گیس کی موجودگی کا انکشاف کر رہے ہیں جنھیں نکال کر ملک کی 50 سال تک کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ پاکستان اس وقت اربوں ڈالر غیر ملکی تیل وگیس کی درآمد پر خرچ کر رہا ہے۔ اپنے سمندر سے یہ چیزیں دستیاب ہو جائیں تو قیمتی زرمبادلہ بچ سکتا ہے اور ملکی معیشت ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ماہرین زیادہ توقعات وابستہ کرنے کے حق میں نہیں لیکن حکومت کو سمندری وسائل بروئے کار لانے کیلئے اپنی کوششیں تیز کر دینی چاہئیں۔ اس مقصد کیلئے وسائل کی فراہمی کا بندوبست کرنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily INTEKHAB QUETTA

b

Bullet No.

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 1

میٹرک کی رجسٹریشن میں ب فارم کی شرط، بچوں کا مستقبل داؤ پر

آل بلوچستان پرائیویٹ اسکولز ایسوسی ایشنز الائنس کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ میٹرک کے رجسٹریشن کے لیے ب فارم کی شرط کو فی الحال ختم کیا جائے کیونکہ دو لاکھ سے زائد بچوں کے ب فارم تاحال نہیں بن سکیں ہیں اور اس طرح ان کا سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ ان رہنماؤں کے حکومت کے اعلیٰ افسران سے بھی ملاقاتیں کی ہیں لیکن تاحال اس مسئلے کا کوئی حل نہیں نکالا گیا، ان کا کہنا ہے کہ اگر ایک ہفتے میں اس مسئلے کا حل نہیں نکالا گیا تو وہ احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے۔

برسوں سے پاکستانی نوجوان بغیر ب فارم کے میٹرک کرتے آئے ہیں گو کہ نادرا کی جانب سے ب فارم کی سہولت دستیاب ہے اور اس کے لیے بہت زیادہ محنت اور پیسے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حقیقت یہ بھی ہے کہ نادرا کے دفاتر کے باہر لمبی لمبی لائنیں لگی ہوتی ہیں، ب فارم کے لیے میاں بیوی اور دس سال سے بڑے بچے کو جانا پڑتا ہے، جس کے باعث رش مزید بڑھ جاتا ہے۔ نادرا دفاتر کے باہر بیٹھنے کا بھی انتظام ناکافی ہوتا ہے، بچوں، مرد اور بزرگوں کو گھنٹوں قطاروں میں کھڑے رہنا پڑتا ہے۔ کراچی جیسے بڑے شہر میں نادرا کی خدمات بہت ناقص ہیں تو پھر چھوٹے شہروں میں ان کا کیا حال ہوگا یہ اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ نادرا کے دفاتر کے باہر کھڑے شہریوں کی قطاروں سے ایسا لگتا ہے جیسے یہ پاکستان کے دوسرے درجے کے شہری ہیں۔

نادرا کی جانب سے یونین کونسل کے دفاتر سے برتھ سرٹیفکیٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے، اگر ب فارم کی سہولت بھی وہاں سے فراہم کردی جائے تو اس سے بہت آسانی ہو جائے گی ایک تو شہریوں کو دور دراز نادرا کے میگا سینٹرز نہیں جانا پڑے گا دوسرا ان دفاتر پر رش بھی کم ہو جائے گا۔ جب سب کچھ ایک ہی جگہ سے ہوگا تو رش بڑھے گا، نئے شناختی کارڈ بنوانے والے، تصحیح کروانے والے، شناختی کارڈ کی تجدید کروانے والے، ڈیتھ سرٹیفکیٹ اور ایف آر سی کے حصول سمیت بہت سے معاملات ان ہی نادرا سینٹرز میں چل رہے ہیں جس کے باعث وہاں رش بہت ہوتا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے بھی نادرا نے دفاتر نہیں بنائے، کراچی جیسے وسیع شہر میں بھی نادرا کے چند ہی دفاتر ہیں جو ناکافی ہیں۔ اسی طرح کوئٹہ اور دیگر شہروں کا حال ہے۔

صوبائی حکومت جو ایک جانب بچوں کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے کام کرنے کے دعوے کرتی ہے وہ اس مسئلے کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے حل کرسکتی ہے۔ ان بچوں کو نہم کی رجسٹریشن کے بجائے میٹرک کے امتحانی فارم تک ب فارم بنوانے کا وقت دیا جائے تاکہ ان لاکھوں بچوں کا سال ضائع ہونے سے بچ جائے۔ اس کے علاوہ نادرا سے بھی بات کی جائے کہ وہ ب فارم بنوانے والوں کی قطار الگ لگوائیں اور بجائے 10 دن کے ب فارم ایک سے دو روز میں جاری کردیں۔ بچوں کے ب فارم کو پہلی ترجیح میں بنایا جائے تو یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ یا جس طرح نادرا نے ایک مفرور مجرم کے فنگر پرنٹس کے لیے اپنی ٹیم ایئرپورٹ پر بھیج دی تھی تو اسی طرح اگر پاکستان کے مستقبل کے لیے موبائل ٹیمیں بنا کر مختلف اضلاع میں ب فارم جاری کرنے کا بندوبست کریں تو یہ مسئلہ چند دنوں یا ہفتوں میں حل ہو جائے گا۔ تعلیم عام کرنے کے دعووں سے تعلیم عام نہیں ہوگی، اس کے لیے تعلیمی نظام کو بہتر بنانا اور اس سے متعلقہ مسائل کو فوری حل کرنا بھی ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 08 SEP 2024 Page No. 18

Special powers

The problem of law and order in Balochistan has been going on for the past few decades, which sometimes gets worse and sometimes decreases. The resistance movement in Balochistan has gone through five different periods. During this time, many lives were lost and property was destroyed.

The recent movement started after the action against Nawab Akbar Bugti. In the last week of the last month, the terrorist attacks in many places of the province simultaneously have shaken the hearts of the entire nation.

In the context of the new situation, the federal government has decided to give special powers and resources to the army and security forces. Legal protection will be provided for effective operation.

Under the amendment, the forces will be able to pre-emptively detain any suspect suspected of terrorism for a maximum period of three months. A JIT will be formed for a comprehensive investigation against him. Further action will be taken against.

The amendment to give special powers to the forces will now be tabled in the Parliament, after the approval of which the forces will get legal protection for anti-terror operations. After the terrorist incidents in August, the Prime Minister went to Quetta.

He informed the federal cabinet about the new situation, after which it was decided to amend the relevant law.

Granting special powers to the security forces regarding terrorism is undoubtedly a requirement of the situation, but special care should be taken to ensure that no person is subjected to an unjustified roundup. This can further worsen the situation in this sensitive province. Experts believe that there is also a likelihood of miss- use of this power by police and other security forces which would further push the province into chaos.

In Balochistan more than one banned organization is involved in the acts of terrorism while the responsibility of the recent incidents has been claimed by the BLA.

The government should also keep the door of dialogue and discussion open for the late solution of the Balochistan issue so that there is no difficulty for what should come into the national mainstream. Peace is inevitable for the development of Balochistan as after China Pakistan Economic Corridor (CPEC) hostile agencies in Balochistan try their best to deteriorate peace in the province. In such circumstances using force would further widen the gap. It is essential that the authorities concerned take any decision after thorough deliberation as any decision in haste would further complicate the situation in Balochistan.

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE P-1

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Express Quetta

Bullet No. 6 Dated: 08 SEP 2024 Page No. 19

Destructive Monsoon

Current flooding crisis in Balochistan is not simply a weather anomaly but a manifestation of broader systemic issues that require urgent action. Through collaborative efforts and dedicated resources, we can begin to mend the damage and create a resilient framework that protects the most vulnerable among us. As the rains continue to pour, let us not lose sight of the human lives at stake and the responsibility we all share in safeguarding their futures. The recent devastating floods in Balochistan serve as a blunt reminder of the devastating consequences of climate change. The province, already grappling with a host of socio-economic challenges, has been further burdened by the relentless monsoon rains, resulting in widespread destruction, displacement, and loss of life. This natural disaster, while tragic, is a clear warning that the time for inaction is over. We must confront the reality of climate change head-on and implement comprehensive strategies to build resilience and protect our communities. The floods in Balochistan are not an isolated incident. Extreme weather events, such as heatwaves, droughts, and cyclones, have become increasingly frequent and intense across the globe. These events are a direct result of human-induced climate change, driven by the excessive emission of greenhouse gases into the atmosphere.

The consequences of climate change are far-reaching, affecting everything from food security and water availability to public health and economic stability. Balochistan, a region characterized by its arid climate and fragile ecosystems, is particularly vulnerable to the impacts of climate change. The province's limited water resources, coupled with deforestation and unsustainable land use practices, have exacerbated its susceptibility to natural disasters. The recent floods have highlighted the urgent need for sustainable development and climate adaptation measures in Balochistan. To build resilience against future climate shocks, it is imperative to adopt a multi-faceted approach. First and foremost, we must invest in climate-smart infrastructure. This includes constructing flood-resistant buildings, improving drainage systems, and developing early warning systems to provide timely alerts of impending disasters. Additionally, we need to prioritize sustainable land management practices, such as

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 21

لاشیں اور بیانیہ

حماد غزنوی

نوروز خان زرکزئی کو بلوچستان والے 'بابو نوروز' کے نام سے یاد کرتے ہیں، یہ صاحب کچھ شورش پسند واقع ہوئے تھے، پہلے قلات کے حقوق کے لیے انگریز سے لڑتے رہے، انگریز گئے تو نئے حاکموں سے الجھ گئے۔ جب 1955ء میں ون یونٹ بنا تو بلوچستان کو اپنے حقوق و نمائندگی میں مزید کمی کی شکایت ہوئی، نوروز خان پھر لگ بھگ ایک ہزار ساتھیوں سمیت پہاڑوں پر چڑھ گئے اور مزید شدت سے پاکستانی حکام سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ یہ تو ہو گیا پس منظر، اب سنیے اصل قصہ۔

قبائلی زعما اور حکومتِ پاکستان کے مذاکرات کے بعد 1960ء میں جنگ بندی کا راستہ نکال لیا گیا۔ حکومت نے وعدہ کیا کہ ون یونٹ ختم کر دیا جائے گا اور نوروز خان اور ان کے تمام ساتھیوں کو عام معافی دے دی جائے گی۔ مگر نوروز خان نے ان وعدوں پر اعتبار نہ کیا اور ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ اب آخری کوشش کے طور پر حکومت پاکستان نے ایک جرگہ نوروز خان کے پاس بھیجا، جرگے نے قرآن مجید کو ضامن بنایا اور حکومت پاکستان کا عام معافی کا وعدہ شد و مد سے دہرایا، آخرِ کار نوروز خان نے اعتبار کر لیا اور اپنے ساتھیوں سمیت قرآن کی چھاؤں میں پہاڑ سے اتر آیا۔ وائے، نوروز خان کے ساتھ بدعہدی کی گئی، حکومت پاکستان نے قرآن کو گواہ بنا کر جھوٹ بولا۔ نوروز خان اور اس کے 160 ساتھیوں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ نوروز خان کے بیٹے سمیت سات افراد کو پھانسی دے دی گئی۔ مورخ ڈاکٹر شاہ محمد مری روایت کرتے ہیں کہ جب آخری دیدار کے لیے بیٹے کی لاش نوروز خان کے سامنے لائی گئی تو اس نے بیٹے کی مونچھوں کو تاؤ دیا، اور اپنے قبیلے کو پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے کی موت کا سوگ نہ منایا جائے بلکہ جشن منایا جائے جیسے شادی بیاہ کی خوشی منائی جاتی ہے، کیوں کہ میرے بیٹے نے ایک بڑے مقصد کے لیے جان دی ہے۔ بعد ازاں، 95 سال کی عمر میں، نوروز خان کا جیل میں ہی انتقال ہو گیا۔ نوروز بابو آج بلوچستان میں ایک دیومالائی کردار سمجھے جاتے ہیں۔

اکبر بگٹی کو 26 اگست 2006ء کو قتل کیا گیا، ان کے قتل سے کچھ دن پہلے پرویز مشرف نے بلوچ قوم پسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ستر کی دہائی نہیں ہے، آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا کہ آپ کو کس طرح قتل کیا گیا ہے، اور پھر ایسا ہی ہوا، ایک آپریشن کے دوران اکبر بگٹی جس غار میں پناہ لیے ہوئے تھے اس کی چھت گر گئی جس سے وہ اور ان کے ساتھی ہلاک ہو گئے۔ آج اکبر بگٹی کا نام بھی بلوچی لوک گیتوں

رہنما لالہ منیر اور شیر محمد اغوا ہوئے، کچھ دن بعد ان کی تشدد زدہ لاشیں ملیں۔ ایسی درجنوں کہانیاں ہیں، اور بیسیوں لاشیں۔

ایک مسئلہ ہے لاپتا افراد کا، لوگ غائب ہو جاتے ہیں، باپ، بیٹے، خاوند، بھائی، ان کی تعداد ہزاروں میں بتائی جاتی ہے، ان کا ذکر کبھی کبھی عدالتوں میں سنتے ہیں، کبھی کبھار پارلیمان میں، خصوصی کمیشن بھی بنتے ہیں، نتیجہ کچھ نہیں نکلتا، نتیجہ تو خیر کیا نکلنا ہے مسئلہ اور الجھا دیا جاتا ہے، سال ہا سال گزر گئے، پاکستانی شہری اغوا ہوتے چلے گئے، کچھ دو چار سال بعد کٹے پھٹے گھروں کو لوٹ آئے جب کہ ہزاروں کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ لاپتا افراد 'بیانیے' کا مسئلہ نہیں ہے، یہ انسانی مسئلہ ہے، یہ گمشدہ بھائیوں، لاپتا خاوندوں، جبری اغوا شدہ بیٹوں کی بات ہو رہی ہے۔ ان لاپتا افراد کے لواحقین کی ذہنی ساخت کیا ہوتی ہے؟ ان کی زندگی کا واحد نصب العین کیا ہوتا ہے؟ سنتے ہیں کہ ماہ رنگ بلوچ کا باپ بھی اغوا ہو گیا تھا، اور پھر اس کی تشدد زدہ لاش ملی تھی۔ پچھلے 77 سالوں میں بلوچستان میں پانچ علانیہ آپریشن ہو چکے ہیں، ان میں سے دو آپریشنز میں فضائی طاقت بھی استعمال کی گئی تھی، اور یہ تو ہم جانتے ہیں کہ فضائی کارروائی میں کولیٹرل ڈیمج بہت زیادہ ہوا کرتا ہے، ایک آدمی کو مارنا ہو تو کبھی پورا گاؤں بھی ملیامیٹ کرنا پڑ جاتا ہے۔

یہ جو ایک گھناؤنی واردات میں 32 معصوم پنجابیوں کو قتل کر دیا گیا ہے، یہ بلوچی پنجابی جھگڑا نہیں ہے، یہ دہشت گردی ہے۔ لیکن جب گھر کے صحن میں آپ کے پیاروں کی لاشیں پڑی ہوں تو جذبات میں تلاطم ہوتا ہے، موقع سے فائدہ اٹھانے والے متحرک ہو جاتے ہیں، اس وقت بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے، سوشل میڈیا پر کھلم کھلا پنجابی شاونزم کو ہوا دی جا رہی ہے، افسوس کہ کچھ دوست اس قضیے کو اسی طرح دیکھنے لگے ہیں جیسا کہ دشمن دکھانا چاہتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں جب آپریشن سرچ لائٹ آغاز کیا گیا تو مغربی پاکستان، بالخصوص پنجاب نے اس کی بھرپور حمایت کی تھی، بنگالی عوام اور ان کے لیڈر غدار قرار پا چکے تھے، پاکستان کی اکثریت انڈیا کی ایجنٹ قرار پا چکی تھی، ایک گمراہ کن بیانیہ جیت چکا تھا۔ پروفیسر وارث میر، ملک غلام جیلانی، نواب زادہ نصر اللہ خان، حبیب جالب جیسے بہت کم تھے جو با آواز بلند کہہ رہے تھے یہ پنجابی اور بنگالی کی لڑائی نہیں ہے، یہ طاقتور اور کمزور کی لڑائی ہے، یہ وسائل کی منصفانہ تقسیم کا جھگڑا ہے، یہ آئین اور لاقانونیت کی جنگ ہے۔ مگر نفرت کا بیانیہ جیت گیا۔

بلوچستان کا بھی ہو بہو یہی مسئلہ ہے، اس مسئلے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 6

Daily: MASHRIQ QUETTA

Dated 08 SEP 2024

Page No. 22

اختر مینگل پارلیمانی سیاست چھوڑ چلے

سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان اختر مینگل قومی اسمبلی کی نشست سے یہ کہہ کر مستعفی ہو گئے کہ اس سے اچھا ہے میں پکوڑوں کی دکان کھول لوں۔ انہوں نے گلہ کیا کہ پارلیمنٹ انہیں بولنے نہیں دیا جاتا تو ایسی اسمبلی میں رہنا بے کار ہے۔ اختر مینگل کے مطابق اب پاکستان کے سب سے بڑے قانون ساز ایوان کی حیثیت اب پکوڑوں کی دکان گفطب؟ جیسی بھی نہیں رہی۔ ظاہر ہے اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ ہوگی کہ پارلیمان میں فیصلہ سازی کی قوت باقی نہیں رہی بلکہ تمام فیصلے پارلیمنٹ سے باہر باہر ہوتے ہیں اور ان فیصلوں پر مہر ثبت کرنے کے لئے پارلیمنٹ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بلوچستان کا نام آتے ہی تین سرداروں کی ٹرائیکا کا نام ذہن میں آتا ہے یہ ہیں بگٹی مری اور

گرداب

عارف بہار

Arifbahar@hotmail.com

مینگل۔ تینوں سرداروں کا ریاست کے ساتھ آنکھ مچولی کا تعلق رہا۔ بالخصوص بگٹی قبیلے کے سربراہ نواب اکبر خان بگٹی اور مینگل قبیلے کے سربراہ عطاء اللہ مینگل ریاست کے ساتھ سرد و گرم رویوں کے ساتھ ریاست کے ساتھ ایک تعلق قائم رکھے رہے۔ نواب خیر بخش مری البتہ ریاست سے مستقل ناراض رہے لیکن ان کے بیٹوں نے ریاست کے ساتھ اول الذکر دو بلوچ راہنماؤں جیسی پالیسی اپنائے رکھی۔ یہ تینوں سردار اب دنیا میں نہیں رہے مگر ان کی لگیسی ان کی اولادوں کی صورت میں موجود ہے۔ ان میں کوئی عسکریت کا ہمدرد اور سرپرست ہے تو کوئی اب بھی سیاسی دھارے میں موجود ہے۔ اختر مینگل کا شمار انہی راہنماؤں میں ہوتا ہے جو آخری حد تک پارلیمانی سیاست اور ریاست کے ساتھ جڑے رہے۔ ایک مقام ایسا آیا جب انہوں نے اس طرز سیاست کو خیر باد کہنے کا فیصلہ کیا۔ ایک آشوب زدہ علاقے میں جہاں آبادی کا بڑا حصہ دوسری انتہا پر کھڑا ہے ایک معتدل سیاست دان کا پارلیمان سے عالم مایوسی میں رخصت ہو جانا آنے والے دنوں کے لئے اچھا شگون نہیں۔ بقول شاعر

کسی شجر سے پرندوں کا کوچ کر جانا
یہ ایک اشارہ ہے آفات ناگہانی کا

سیاست دان اور عسکریت پسند میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ سیاست دان دلیل اور مکالمے پر یقین رکھتا ہے اس کی زبان اور زبان دانی اس کا آخری ہتھیار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عسکریت پسند طاقت اور بندوق کو ہی دلیل مان کر چلتا ہے۔ اور اس کے خیال میں طاقت کو سرنگوں کا کرنے کا طریقہ مزید طاقت کا استعمال ہوتا ہے۔ عسکریت پسند کا ٹھکانہ اس کا ہائیڈ آوٹ ہوتا ہے جو کسی غار کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے کسی تہہ خانے کی صورت میں بھی جبکہ سیاست دان کا ٹھکانہ اور آخری منزل پارلیمان ہوتا ہے۔ اس کی ہر سرگرمی قول و قرار ریکارڈ پر ہوتا ہے۔ سیاست دان بالائے زمین ہوتا ہے جبکہ عسکریت پسند زیر زمین۔ بلوچستان میں ایک دریا کے دو دھاروں کی طرح یہ دونوں سوچیں ایک سمت میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ بالخصوص بلوچ سیاست کا بڑا حصہ زیر زمین جا چکا ہے اور حالات و واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس حصے کو بلوچ عوام کی بڑے پیمانے پر تائید اور حمایت حاصل ہے۔ ریاست جس قدر طاقت کا استعمال کرتی ہے عسکریت پسندوں کی عوامی سپیس اتنی ہی وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے میں اختر مینگل جیسے سیاست دانوں کا اپنے حلقہ اثر کے رجحانات کے برعکس پارلیمانی سیاست کے دھارے میں رہنا ایک وفاقیت کی ایک بڑی کامیابی تھی۔ ان کی باتیں اور خطاب پارلیمان کے اندر بلوچستان کے عوامی اور عمومی رجحانات کا بیرومیٹر تھے۔ عوام اور ریاست دونوں کو حالات اور تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے میں مدد مل رہی تھی۔ پاکستانی معاشرہ اب متبادل بیانیوں اور سوچوں کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اس کے باوجود اختر مینگل جیسے سیاست دانوں کا پارلیمانی دھارے سے بوجھل قدموں اور تھکے ہوئے لہجے کے ساتھ نکل جانا کسی طور اچھا نہیں۔ بلوچستان ایک بڑی سرجری کا تقاضا کر رہا ہے۔ بات اب مصنوعی اقدامات سے آگے نکل گئی ہے۔ بلوچستان کے عوام نے اتنے زخم کھائے ہیں کہ اب مزید زخموں کے لئے جگہ بھی باقی نہیں رہی۔ اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ وسائل کی ساجھے داری میں بڑی وارداتیں ہوئی ہیں۔ وہ اپنے قدرتی اور معدنی وسائل کو اپنی آنکھوں سے بلوچستان کی حدود سے باہر جاتا دیکھتے ہیں تو ان کے غصے اور فرسٹریشن کی وجہ کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ماہر معاشیات قیصر بنگالی حکومت سے خفا ہو کر گھر بیٹھ گئے ہیں اور اب انہوں نے انکشافات کا ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ انہی میں ایک انکشاف یہ ہے کہ گوادر پورٹ کے ریونیو میں پاکستان کا حصہ صرف نو فیصد ہے۔ گویا کہ اکیانوے فیصد منافع چینی کمپنیوں کا ہے۔ نو فیصد میں سے بلوچستان کے حصے میں کیا آئے گا یہ بات مزید وضاحت کی محتاج نہیں۔ نو فیصد میں بلوچستان کے عوام کے حصے میں حسب روایت محرومی ہی آئے گی اور وہ گوادر پورٹ کی روشنیوں اور وہاں جاری تجارتی سرگرمیوں دیوہیکل بحری جہازوں کی آمد و رفت کے نظاروں سے ہی لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ایسے عوام دشمن معاہدات کرنے والے کون ہیں؟ ظاہر ہے کہ وہ اپنا حصہ وصول کر کے اپنی راہ لے چکے اب پاکستان جانے اور اس کی آنے والی نسلیں۔ حالات کے اس آئینے میں بلوچستان اور پاکستان کے مستقبل کو دیکھا جا سکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 23

بلوچستان کا مقدمہ

دیوار پہ دستک

منصور آفاق

mansoorafaq@gmail.com

بلوچستان میں تقریباً ۷ ہزار قبل مسیح کے آثار قدیمہ موجود ہیں۔ اس دور میں اس کا نام ماکاران تھا، جو بعد میں مکران بن گیا اس وقت وہاں دراوڑ، براہوی اور جاٹ قبائل آباد تھے۔ جاٹوں کی ایک شاخ اب بھی ماکا کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں بلوچستان فتح کر لیا گیا۔ پھر یہاں کی آبادی رفتہ رفتہ اسلام قبول کرتی چلی گئی۔ اسی زمانے میں حلب سے بلوچ اس خطے میں آئے اور اس سرزمین کو بلوچستان بنالیا۔ بلوچوں کی ایک بڑی آبادی عمان میں اب بھی رہتی ہے وہاں انہیں بلوش کہتے ہیں۔ بلوچوں کی تاریخ میں سب سے قدیم ایک نظم ہے جس کا مفہوم ہے ”ہم حضرت امیر حمزہ کی اولاد ہیں نصرت ایزدی ہمارے ساتھ ہے ہم حلب سے آئے ہیں۔ یزید سے لڑنے کے بعد کربلا اور بمبور پیچھے چھوڑ کر سیستان کے شہر میں ہم نے ڈیرے ڈالے ہیں“۔ بلوچستان میں بلوچوں کے علاوہ پختون، براہوی، ہزارہ جات بھی ایک کثیر تعداد میں آباد ہیں۔ پاکستان کے باقی علاقوں کے لوگ بھی وہاں رہتے ہیں مگر آبادی میں ان کا تناسب کچھ زیادہ نہیں۔

بلوچستان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس کا رقبہ تقریباً پاکستان کے چوالیس فیصد حصے پر مشتمل ہے مگر اس کی آبادی زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ کروڑ ہے۔ پچیس کروڑ کے ملک میں جب آبادی کے تناسب سے وسائل تقسیم کیے جاتے ہیں تو ان کے حصے میں بہت کم آتا ہے مگر حکومت پاکستان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہاں زیادہ سے زیادہ فنڈ فراہم کیے جائیں۔

بلوچ نہایت بہادر قوم ہے۔ افواج پاکستان میں آفیسرز اور جوانوں کی ایک بڑی تعداد کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ بقول ڈی جی آئی ایس پی آر ”بلوچستان میں شاید ہی کوئی تحصیل، ضلع اور جگہ ایسی ہو، جہاں پاک فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے شہیدوں کی قبریں نہ ہوں۔ بلوچستان کے عظیم شہداء کا جن میں ڈپٹی کمشنر پنجگور ذاکر بلوچ شہید، صحافی محمد صدیق مینگل شہید، DSP نواز گیشکوری شہید، لیفٹیننٹ جہانگیر مری شہید، سپاہی شبیر بلوچ شہید اور بہت سے اور بلوچستان کے سپوت شامل ہیں، جنہوں نے پاکستان پر اپنی جان قربان کردی“۔

اب آتے ہیں اس مسئلے کی طرف سے، جس سے ہم تقریباً پچاس ساٹھ سال سے نظریں چرا رہے ہیں۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان میں اتنے وسیع و عریض معدنی ذخائر موجود ہیں کہ اگر ہم انہیں صحیح طور پر زمین سے نکالنے کے قابل ہو جائیں تو پاکستان کا شمار بھی امیر ترین ممالک میں ہوگا اور یہ بات صرف دوست ممالک ہی نہیں جانتے، دشمن ممالک کو بھی معلوم ہے۔ سو کئی ممالک نے بلوچستان کے حالات خراب کرنے کیلئے باقاعدہ فنڈ مخصوص کیے ہوئے ہیں۔ سو وہاں ایک زیر زمین پاکستان دشمن تحریک چلتی چلی آ رہی ہے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہماری جانب سے اُس تحریک کو روکنے کیلئے جو اقدامات کیے جاتے ہیں۔ اکثر اوقات ان کا نتیجہ غلط برآمد ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اکبر بگٹی جیسے عظیم پاکستانی کی شہادت چاہے جن حالات میں بھی ہوئی۔ ہمارے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کی طرح سجی ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے طور پر بگٹی قبیلے کو سمجھانے کی پوری کوشش کی کہ ہم اس کی شہادت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ کچھ لوگوں نے ہماری مان لی، کچھ نے نہیں مانی۔ مثال کے طور پر اس وقت بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی کا تعلق بھی بگٹی قبیلے سے ہے شازین بگٹی جو نواب اکبر بگٹی کے پوتے ہیں وہ پاکستان کی پارلیمانی سیاست میں ایک اہم حیثیت کے حامل ہیں مگر نواب اکبر بگٹی کے دوسرے پوتے براہمداغ بگٹی ہیں۔ وہ ہماری بات سے قائل نہیں ہوئے اور مسلح جہدوجہد کا راستہ اختیار کرلیا۔ سو ان تمام طاقتوں نے، جو بلوچستان میں خرابی چاہتی ہیں، وہاں کا جو پیش منظر ہے وہ بنایا۔ اس طرح کی صورتحال پہلے بھی پیدا ہوئی۔ آزاد بلوچستان کے نام پر کچھ بلوچ سرداروں نے ہتھیار اٹھا لیے مگر کوشش و شنید کے بعد وہ لوگ پہاڑوں سے اتر آئے اور ان کے سردار جو ملک سے باہر چلے گئے تھے وہ واپس لوٹ آئے اور پارلیمانی نظام کا حصہ بن گئے۔ اس وقت ہم دوبارہ اسی طرح کی کامیاب کوشش کرنے کی بجائے ان ناراض بلوچ رہنماؤں کو بھی ناراض کر رہے ہیں جنہوں نے بلوچستان میں پاکستان کا مقدمہ لڑا۔ تازہ ترین مثال اختر مینگل کی ہے۔ وہ قومی اسمبلی کی نشست سے مستعفی ہوئے اور ملک سے باہر چلے گئے۔ وہاں سے انہوں نے جو جذباتی نوٹ کیا وہ ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔

میرے خیال میں بلوچستان کا مسئلہ معاشی نہیں ہے۔ پچھلے دس سال میں بلوچستان میں پچیس ہزار کلو میٹر سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا۔ 8 نیشنل ہائی ویز بنائی گئی ہیں۔ یہ مسئلہ بھی نہیں کہ وہاں کے لوگ کے پاس روزگار نہیں۔ معدنیات سے جڑے ہوئے بزنس میں اسی فیصد لوگ بلوچستان کے ہی کام کر رہے ہیں۔ پچھلے سال فیڈرل گورنمنٹ کی جانب سے 520 بلین حکومت بلوچستان کو دیئے گئے 254 ارب حکومت بلوچستان کا منافع بھی ہوا۔ تعلیم کے سلسلے میں بلوچستان کے 73 ہزار سے زائد طلباء کو ڈیڑھ ارب روپے کے اسکالرشپس دیئے گئے۔ وہاں 13 کیڈٹ کالج بنائے گئے اور کئی نئی یونیورسٹیاں بھی ہیں۔

انفراسٹرکچر اور خصوصی پراجیکٹس میں CPEC، گوادر ایئر پورٹ اور دیگر ایسے بے شمار منصوبے سب کے سامنے ہیں۔ وفاقی حکومت میں وزیر اعظم، چیئرمین سینیٹ، چیف جسٹس آف پاکستان، بیوروکریسی اور افواج پاکستان میں اہم ترین عہدوں پر ایک اچھی تعداد بلوچستان سے تعلق رکھنے والوں کی رہی ہے مگر مسنگ پرسن کے نام پر بلوچوں کو مشتعل کرنے والے اور غیر ملکی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر قتل و غارت کا بازار گرم کرنے والے قابل معافی نہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ جن بلوچوں کے ساتھ معاملات طے ہو سکتے ہیں طے کیے جائیں اور جنہیں کیفر کردار تک پہنچانا ہے انہیں فوری طور پر انجام کو پہنچایا جائے۔

Scanned with CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 6

Dated 08 SEP 2024

Page No. 26

بلوچستان میں آگ کیسے بجھائیں - چند تجاویز

سید نیئر الدین احمد

☆☆☆

بلوچستان، پاکستان کا مغربی صوبہ، ایک نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ اس کی وسیع اور معدنیات سے بھرپور زمین بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے، لیکن یہ علاقہ پیچیدہ مسائل سے دوچار ہے۔ دہائیوں سے جاری محرومی، سیکورٹی خدشات، اور وسائل کی تقسیم کے تنازعے نے عدم اطمینان اور عدم استحکام کے بیج بوئے ہیں۔ اس مسئلے کا حل ایک نئے نقطہ نظر کا متقاضی ہے، جو مفاہمت، شمولیتی ترقی اور مشترکہ خوشحالی کو ترجیح دے کر بلوچستان کی حقیقی صلاحیت کو بروئے کار لاسکتا ہے۔ کھوئے ہوئے اعتماد کی بحالی، مفاہمت کی بنیاد: شفا کا عمل اس بات کو تسلیم کرنے سے شروع ہوتا ہے کہ بلوچ عوام کی تاریخی شکایات ہیں۔ علیحدگی کا احساس، وسائل کی تقسیم میں ناانصافیوں کا تصور، خودمختاری کی کمی نے عدم اعتماد اور تقسیم کو بڑھایا۔ ان خدشات کو کھلے دل سے تسلیم کرنا، مکالمے کے کلچر کو فروغ دینا، اور حقائق و مفاہمتی کمیشن قائم کرنا، حقیقی سمجھ بوجھ اور شفا کے راستے ہموار کرسکتا ہے۔ بلوچ آواز کو مضبوط بنانا، عدم مرکزیت اور خودمختاری: بلوچستان کو ایک متحدہ پاکستان کے فریم ورک کے اندر حقیقی خودمختاری کی ضرورت ہے۔ بلوچ عوام کو اختیارات کی تقسیم، صوبائی اختیار میں اضافے اور فیصلہ سازی میں مقامی کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے بااختیار بنانا ملکیت اور ذمہ داری کے احساس کو فروغ دے گا۔ اس میں وسائل کی منصفانہ تقسیم اور فوائد کے شفاف طریقے شامل ہیں جو براہ راست بلوچ آبادی کی ضروریات کو پورا کریں، جو ایک ناقابل حکومت اور ناقابل انتظام جغرافیائی حجم میں رہ رہے ہیں۔ اس جغرافیائی علاقے کے اس بڑے پیمانے پر حکمرانی کیلئے اب ایک نیا حل درکار ہے۔ اس لیے، بلوچستان کو بدلنے کیلئے اس کے تمام سول ڈویژنوں کو ریاستوں/یونٹس میں تبدیل کیا جانا چاہیے، جنہیں بڑھتی ہوئی خودمختاری اور مالی آزادی حاصل ہو۔ یہ اقدام اقتصادی ترقی کی ایک نئی لہر کو جنم دے سکتا ہے، جو آبادی کے غریب ترین طبقوں کو غربت سے نکالنے کا باعث بنے گا۔ شمولیتی ترقی: بلوچستان کی خوشحالی شمولیتی اور پائیدار ترقی پر منحصر ہے۔ تعلیم، صحت، زراعت، جدید خطوط پر کان کنی، سیاحت اور انفراسٹرکچر منصوبوں میں سرمایہ کاری، خاص طور پر جدید موٹروے نیٹ ورک کی ترقی، ملازمتیں پیدا کرے گی، معیشت کو فروغ دے گی، اور تمام بلوچوں کی زندگی کے معیار کو بہتر بنائیگی۔ ہنر کی ترقی کے پروگراموں کو ترجیح دینا، مقامی کاروباروں کی مدد کرنا، اور اقتصادی مواقع تک منصفانہ رسائی کو یقینی بنانا غربت کے دائرے کو توڑ دے گا اور خودانحصاری کو فروغ دے گا۔ نوجوانوں میں سرمایہ کاری، کھیلوں کے ذریعے صلاحیتوں کا رخ موڑنا: بلوچستان کے متحرک نوجوانوں کو اپنی توانائیوں کو مثبت سمت میں لگانے کے مواقع ملنے چاہئیں۔ کھیلوں کے فروغ پر توجہ مرکوز کرنے والی سرگرمیاں بچوں اور بڑوں کو منفی اثرات سے دور کر کے صحت مند مشاغل کی طرف لے جاسکتی ہیں۔ ان کی جسمانی اور ذہنی فلاح و بہبود میں یہ سرمایہ کاری مستقبل کے لیڈروں اور بلوچستان کی ترقی میں معاون افراد کو جنم دے گی۔ اس سلسلے میں نیلسن منڈیلا کے بیان سے سبق لیتے ہوئے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ پاکستانی حکومت اس بیان کو کچھ ترمیم کے ساتھ اپنا وژن بیان قرار دے: "کھیلوں میں پاکستان کو بدلنے کی طاقت ہے.. اس میں تحریک دینے کی طاقت ہے۔ اس میں پاکستانی عوام کو اس طرح متحد کرنے کی طاقت ہے جیسے کوئی اور چیز نہیں کرسکتی۔ یہ پاکستانی نوجوانوں سے ایسی زبان میں بات کرتا ہے جو وہ سمجھتے ہیں۔ کھیلوں سے پورے پاکستانی قوم کیلئے امید پیدا ہوسکتی ہے، جہاں کبھی صرف مایوسی، بدامنی، بھوک، بے روزگاری، غربت، منشیات، خودکش حملے اور اقتصادی مشکلات کی وجہ سے خودکشیوں میں خطرناک اضافہ تھا۔ یہ حکومت سے زیادہ طاقتور ہے، دہشت گردی کے عفریت کو توڑنے میں جو ملک کو بے انتہا نقصان پہنچا چکا ہے۔ بلوچستان کو منسلک کرنا، انفراسٹرکچر کا انقلاب: بلوچستان کی صلاحیت کو بروئے کار لانے کیلئے ایک مضبوط انفراسٹرکچر نیٹ ورک ضروری ہے۔ ایک نئے سرے سے بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر کی ترقی کا مرحلہ، ایک نئے جوش کے ساتھ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے منصوبے کے تحت، اور دوست ممالک سے اضافی سرمایہ کاری کے ساتھ، انقلابی ثابت ہوسکتا ہے۔ موٹرویز کا جال بچھانا، آبی گزرگاہوں اور ڈیموں کی تعمیر، زراعت، سیاحت، اور صحت کے شعبوں میں بڑے پیمانے پر ترقیاتی منصوبے شروع کرنا، کمیونٹیز کو آپس میں جوڑیں گے، معاشی سرگرمیوں میں اضافہ کرینگے، اور بلوچستان کی اسٹریٹیجک روابط کو بہتر بنائینگے۔ ثقافتی تحفظ: بلوچستان کی رنگین تہذیب بھرپور روایات اور رسم و رواج سے جڑی ہوئی ہے۔ بلوچ زبان، ورثے اور فن کو پاکستان کی قومی شناخت کے ساتھ تسلیم کرنا اور ان کا جشن منانا، تعلق اور شمولیت کے احساس کو فروغ دے گا۔ ثقافتی تبادلے کے پروگراموں کو فروغ دینا، مقامی فنکاروں اور دستکاروں کی حمایت کرنا اور تاریخی مقامات کے تحفظ سے پاکستانی معاشرے کی وحدت اور تنوع کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ تمام اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنا: حل تلاش کرنے کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرز کی شمولیت ضروری ہے۔ بلوچ قوم پرستوں، سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی کے گروپوں، سیکورٹی فورسز اور وسیع پاکستانی برادری کے درمیان کھلا اور شفاف مکالمہ، اتفاق رائے پیدا کرنے اور مستقبل کیلئے قابل عمل منصوبہ تیار کرنے کیلئے بہت ضروری ہے۔ مختلف نقطہ نظر کو تسلیم کرنا اور مشترکہ بنیاد تلاش کرنا مشترکہ خوشحالی اور امن کے مستقبل کی تشکیل کیلئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

نتیجہ: بلوچستان کا مستقبل بے پناہ امیدیں رکھتا ہے۔ مفاہمت، شمولیت اور پائیدار ترقی کو ترجیح دے کر، پاکستان بلوچستان کے مسئلے کو مشترکہ کامیابی کی کہانی میں بدل سکتا ہے۔ آج کیے گئے فیصلے آنے والی نسلوں کے مقدر کا تعین کریں گے۔ سمجھداری سے انتخاب کرنا اس بات کا مطلب ہے کہ ہم ایک ایسے مستقبل کو اپنائیں جہاں تمام پاکستانی، بشمول بلوچ عوام، واقعی ترقی کرسکیں۔

CLIPPING SERVICE

P-1

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 08 SEP 2024

Page No. 25

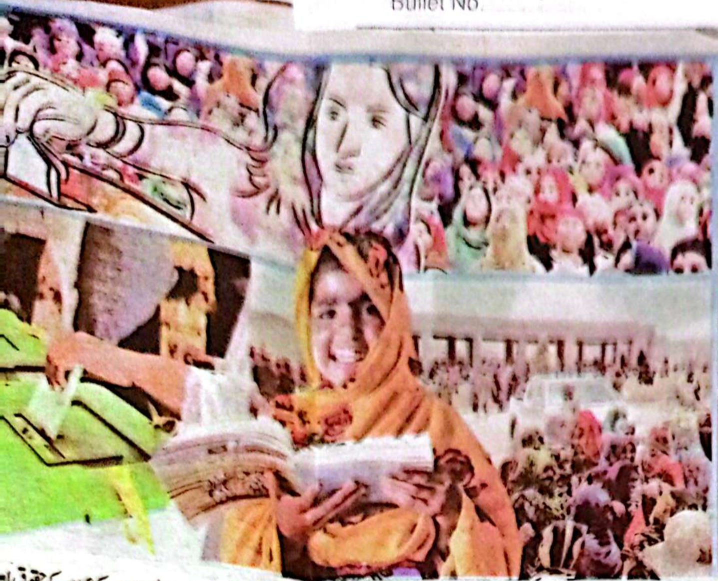

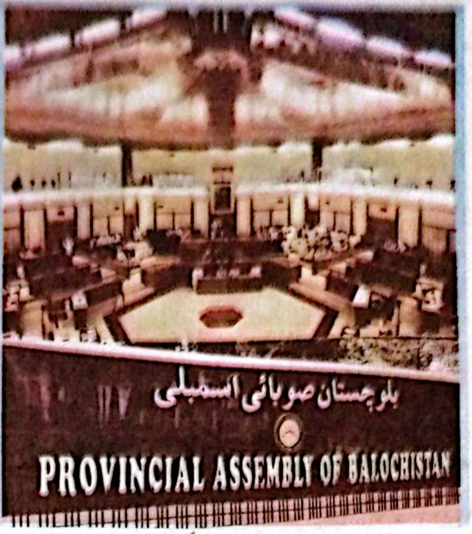

بلوچستان کی سیاست میں خواتین ارکانِ اسمبلی کا کردار

قبائلی معاشرے میں خواتین کا سیاسی میدان میں متحرّک ہونا ایک مثبت قدم ہے

محمد ارسلان فیاض، کوئٹہ

خواتین مختلف معاشرتی ذمّے داریوں کی ادائی کے ساتھ اب سیاست میں بھی گراں قدر کردار ادا کر رہی ہیں بلکہ مختلف تجزیاتی رپورٹس سے ثابت ہوا ہے کہ خواتین پارلیمنٹیرینز مَردوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر پارلیمانی ذمّے داریاں سرانجام دیتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین مُلکی آبادی کا نصف ہیں اور یہ ایک یقینی امر ہے کہ مختلف شعبوں میں ان کی فعال شرکت کے بغیر ملک و قوم کی ترقّی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ ماضی میں ہماری خواتین نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے اور اسی عزم کے ساتھ وہ سیاسی محاذ پر بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ نیز، سرزمینِ بلوچستان کی خواتین نے بھی قبائلی سیاسی نظام میں کم وقت میں اپنا مقام بنایا ہے اور آج مثبت سیاست کے فروغ میں اپنے حصّے کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ ایک آزاد جمہوری معاشرہ خواتین کے سیاسی، سماجی، معاشی، مذہبی، قانونی، تعلیمی اور شہری حقوق کا ضامن ہوتا ہے اور اس ضمن میں بلوچستان کے قبائلی معاشرے کے باوجود خواتین نہ صرف عام انتخابات میں حصّہ لیتی ہیں، بلکہ کام یابیاں بھی حاصل کرتی ہیں۔ 2002ء کے جنرل الیکشن میں قومی اسمبلی کی نشست این۔اے272 کیچ کم گوادر سے زبیدہ جلال نے انتخابات میں حصّہ لیا اور 44177ووٹ لے کر کام یابی حاصل کی۔ اِسی طرح 2013ء کے انتخابات میں راحت بی بی فائق جمالی نے صوبائی اسمبلی کی نشست پی۔بی26 جعفر آباد سے 12521 ووٹ حاصل کرکے کام یابی حاصل کی۔ نیز، بلوچستان اسمبلی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر جیسے اہم عُہدوں پر بھی خواتین فائز رہ چکی ہیں، جب کہ موجودہ اسمبلی میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما، غزالہ گولہ ڈپٹی اسپیکر کے عُہدے پر فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ اِس سے قبل 2015ء سے 2018ء تک پاکستان مسلم لیگ نون کی رہنما، راحیلہ حمید خان درانی اسپیکر بلوچستان اسمبلی رہیں، جب کہ بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی کی ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی... زبیدہ نظیر مری ڈپٹی اسپیکر رہ چُکی ہیں۔ اس کے علاوہ کئی خواتین مخصوص نشستوں پر بھی صوبائی اسمبلی کا حصّہ بنی ہیں اور اب بلوچستان کی ترقّی میں اپنا حصّہ ڈال رہی ہیں۔ سو، آج مخصوص نشستوں پر اسمبلی تک پہنچنے والی ان ہی 11 خواتین میں سے چند کا تعارف جنگ، "سنڈے میگزین" کے قارئین کی نذر ہے۔

راحیلہ حمید خان درّانی

پاکستان مسلم لیگ نون کی رہنما، رکن صوبائی اسمبلی، راحیلہ حمید خان درانی سینیئر پارلیمنٹیرین اور منجھی ہوئی سیاست دان ہیں۔ وہ اِن دنوں صوبائی وزیرِ تعلیم ہیں اور اُنھوں نے اس عرصے میں محکمۂ تعلیم میں بھرپور اصلاحات کا آغاز کیا ہے، جن کے سبب پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کے معیار میں واضح بہتری نظر آرہی ہے۔ محکمۂ تعلیم کو جدید خطوط پر استوار کرنا اُن کا مشن ہے۔ وہ سیاسی میدان کے ساتھ اسپورٹس میں بھی سرگرمِ عمل ہیں اور کھیلوں کی کئی تنظیموں کی سرپرستی کر رہی ہیں۔ راحیلہ حمید خان درانی پیشے کے اعتبار سے معروف وکیل ہیں اور خواتین کمیشن کی [illegible]

رُکن بھی رہی ہیں۔ پہلی مرتبہ 2002ء میں رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوئیں، پھر 2008ء میں رکن اسمبلی بنیں اور اِس دَوران صوبائی وزیر پراسیکیوشن بھی رہیں۔ بعدازاں، 2013ء میں تیسری مرتبہ اسمبلی پہنچیں اور 2015ء سے 2018ء تک بلوچستان اسمبلی کی اسپیکر رہیں۔ اپنے پورے Tenure (مدتِ عہدہ) میں اسمبلی رُولز آف بزنس پر فوکس رکھا۔ حکومتی اور اپوزیشن ارکان میں کوئی تفریق نہیں برتی، سب کو برابر وقت دیا اور اسمبلی قواعد وضوابط کی پوری پاس داری کی۔ وہ مشکل ترین حالات میں بھی پارٹی کے ساتھ وفادار رہیں۔ مسلم لیگ نون، خواتین ونگ، بلوچستان کی صدر اور پارٹی کی سینٹرل ایگزیکٹیو کمیٹی کی رُکن بھی ہیں۔

راحیلہ حمید خان درانی 2024ء میں چوتھی مرتبہ صوبائی اسمبلی کی رکن منتخب ہوئی ہیں اور اس بار اُنہیں وزارتِ تعلیم کا قلم دان سونپا گیا ہے، جسے اُنہوں نے ایک چیلنج سمجھ کر نہ صرف قبول کیا، بلکہ مختصر عرصے میں محکمۂ تعلیم میں نمایاں بہتری بھی نظر آرہی ہے۔ اُنہوں نے جامعہ بلوچستان سے ماسٹرز اور ایل ایل بی کی اسناد حاصل کیں، جب کہ حکومتِ پاکستان نے اعلیٰ خدمات پر تمغۂ امتیاز سے بھی نوازا۔ نیز، اُنہوں نے اپنے خصوصی فنڈز سے کوئٹہ شہر میں کئی اہم ترقیاتی منصوبے مکمل کروائے، جن میں اولڈ ہوم، یتیم خانوں، اسکول، کالجز میں صاف پانی کی فراہمی کے لیے فلٹر پلانٹس، ٹیوب ویلز، اسپتالوں کے وارڈز، سول اسپتال میں نرسنگ ہاسٹل، کمرز کالج میں طلبہ اور عملے کے لیے ہاسٹل، ایس بی کے یونی ورسٹی میں ڈیجیٹل لائبریری، ہاسٹل، کینٹ کالج کی اساتذہ کے لیے فلیٹس، سول اسپتال میں برن سینٹر اور لیبر روم کے قیام سمیت کئی منصوبے شامل ہیں، جن سے لاکھوں افراد مستفید ہو رہے ہیں۔

راحیلہ حمید خان درانی کا کہنا ہے کہ "اپنے شہر اور صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا میرا مشن ہے اور اِسی جذبے کے تحت سیاسی عمل کا حصّہ بنی ہوں۔ میرا سرکاری اسکول، کالجز کی عمارتوں اور معیارِ تعلیم کی بہتری ہی پر فوکس نہیں، بلکہ [illegible]"

شاہدہ رؤف

ایڈووکیٹ شاہدہ رؤف ایک تجربہ کار سیاست دان اور بلوچستان اسمبلی کی سینیئر رکن ہیں۔ وہ اسمبلی میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پہلی مرتبہ 2002ء میں رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوئیں، پھر 2008ء میں دوسری مرتبہ اسمبلی پہنچیں اور اِس دَوران مشیر برائے صحت رہیں۔ تیسری مرتبہ 2013ء میں رکنِ اسمبلی رہیں، جب کہ 2024ء میں چوتھی مرتبہ اُنھیں رکنِ اسمبلی بنایا گیا ہے۔ اپنے اِس پارلیمانی کیریئر کے دَوران متعدد قائمہ کمیٹیز کی رُکن، جب کہ کئی کمیٹیز کی چیئر پرسن بھی رہیں۔ کمیٹیز میں اُن کی شمولیت گڈ گورنینس اور عوامی خدمت کے لیے اُن کے عزم کا اظہار کرتی تھی۔ اُنھوں نے پشاور یونی ورسٹی سے بی ایس سی، بلوچستان یونی ورسٹی سے ایم اے انگلش اور یونی ورسٹی آف لاء کالج، کوئٹہ سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی، جب کہ اِسی یونی ورسٹی سے ایل ایل ایم بھی کیا۔ ایڈووکیٹ شاہدہ رؤف اِن دنوں محکمہ منصوبہ بندی اور ترقّی، صحت، بہبودِ آبادی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، واسا، ایس اینڈ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ، قانون، پارلیمانی امور، پراسیکیوشن، انسانی حقوق، قواعد وضوابط اور استحقاق سمیت کئی اہم قائمہ کمیٹیز کی فعال رُکن ہیں۔ امریکا، تُرکی، برطانیہ سمیت کئی ممالک کے پارلیمانی دَورے بھی کرچکی ہیں۔ نیز، اُنھوں نے مختلف اداروں کے تربیتی پروگرامز میں بھی حصّہ لیا ہے، جن میں نیشنل ڈیفنس یونی ورسٹی اور نیشنل اسمبلی [illegible] پروگرامز شامل ہیں۔ اُنھوں نے ایوان میں ہمیشہ بلوچستان کے عوام کے حقوق ا[ور] اُن کی فلاح وبہبود کے لیے آواز اُٹھائی ہے۔

ڈاکٹر ربابہ بلیدی

ڈاکٹر ربابہ بلیدی کا شمار بلوچستان کی سینیئر پارلیمنٹیرینز میں ہوتا ہے۔ اُن [کا] تعلق ضلع نصیر آباد کے بلیدی قبیلے کے ایک سردار خاندان سے ہے۔ وہ تین [بار] رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوچکی ہیں اور اِس وقت صوبائی مشیر برائے وو[من] ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ اِس سے قبل مشیرِ صحت، مشیر برائے محکمہ سائنس ا[ینڈ] انفارمیشن ٹیکنالوجی رہنے کے ساتھ، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون اور پارلیمانی امور کی ذمّے داریاں بھی نبھا چُکی ہیں، جب کہ خواتین پارلیمانی کاکس کی سابق چیئرپرسن بھی ہیں۔ وہ مُلک کی ایک ایسی پارلیمنٹیرین ہونے کا منفرد ریکارڈ بھی رکھتی ہیں کہ جو بیک وقت 13 اہم قائمہ کمیٹیز کی چیئر پرسن اور 8 قائمہ کمیٹیز کی رُکن رہیں۔ ڈاکٹر ربابہ بلیدی بلوچستان کے بڑے اسپتالوں کے بورڈ آف گورنرز کی رُکن ہیں، تو مختلف اداروں اور تنظیموں میں اعزا[زی] عُہدوں پر بھی فائز ہیں۔ اُنھوں نے پاکستان کے علاوہ برطانیہ اور جنوبی افر[یقہ] سے بھی تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے ایم بی بی ایس کے بعد انٹرنل میڈیسن میں [...] ڈی کیا، جب کہ ہیلتھ مینجمنٹ اینڈ اسپتال ایڈمنسٹریشن میں ایم بی اے کی ڈگ[ری] بھی حاصل کی۔ اس کے علاوہ ڈی ڈرم (ڈرمٹالوجی) اور ڈی ایم آر ڈ[ی] (ڈائیگنوسٹک میڈیسن) کا امتحان بھی پاس کیا۔ ڈاکٹر ربابہ بلیدی دینی تعلیم پر بھ[ی] خاصا عبور رکھتی ہیں اور اِس ضمن میں بھی دراساتِ دینیہ سمیت کئی تعلیمی اسناد حامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہیلتھ اور اس سے منسلک شعبوں میں 6 ڈپلو[مے] کرچکی ہیں۔ اُنھوں نے بطور وزیر اور رُکن اسمبلی غربت کے خاتمے، تعلیم [اور] صحت کے شعبے کی بہتری، خاص طور پر خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے خاصا [کام] کیا ہے۔ اِس ضمن میں متعدد اسکولز اور مراکزِ صحت میں اپنے خصوصی فنڈ[ز سے] صاف پانی کی فراہمی ممکن بنائی۔ ڈاکٹر ربابہ نے بطور پارلیمانی سیکرٹری [برائے] قانون اور پارلیمانی امور، بلوچستان کے لیے قانون سازی اور دیگر اق[دامات] کے حوالے سے بھی اہم کردار ادا کیا۔ بلوچستان کے 219 سالہ قو[انین کی] تالیف اور اشاعت اُن کی اہم خدمات میں سے ایک ہے۔ نیز، اعلیٰ [خدمات] پر بین الاقوامی اور قومی اعزازات جیسے کہ ڈیوک آف ایڈنبرا ایوا[رڈ] [illegible]

Scanned with CamScanner

حکومتِ پاکستان نے اعلیٰ ترین سول ایوارڈ ستارۂ امتیاز کے لیے نام زد کیا ہے اور این سی او سی کی جانب سے ملک میں بہترین کووڈ-19 مینجمنٹ پر بھی خصوصی ایوارڈ کی مستحق قرار پائیں۔

غزالہ گولہ

غزالہ گولہ کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔ وہ دوسری مرتبہ رُکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوئی ہیں اور اس وقت بلوچستان اسمبلی کے 17ویں ڈپٹی اسپیکر کے طور پر فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ اس سے پہلے 2008ء میں بلوچستان اسمبلی کی رُکن رہیں، تب وہ اقلیتی امور اور ترقیٔ نسواں کی وزیر تھیں۔ گزشتہ پانچ سال سے پارٹی کی خواتین ونگ کی صوبائی صدر ہیں۔ غزالہ گولہ پیپلز پارٹی کی دیرینہ کارکن ہیں۔ زمانہ طالب علمی ہی میں پیپلز پارٹی سے وابستہ ہوگئی تھیں۔ یوں اُن کی پارٹی سے وابستگی کو کم از کم 50 سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ ابتدائی تعلیم کوئٹہ سے حاصل کی، جب کہ گریجویشن حیدرآباد سے کیا۔ غزالہ گولہ کا تعلق ضلع صحبت پور سے ہے، وہ اکتوبر 1952ء میں گولہ قبیلے کے سربراہ، سردار ارشاد علی خان گولہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ دادا، سردار نور محمد گولہ، بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے اور انگریز دَور میں شاہی جرگے کے رُکن، جب کہ قیامِ پاکستان کے بعد بلوچستان سے قائدِ اعظم کے پہلے مشیر تھے۔ غزالہ گولہ کے والد، سردار ارشاد علی گولہ چیئرمین پبلک سروس کمیشن رہے، اُن کا شمار ذوالفقار علی بھٹو اور نواب اکبر بگٹی کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا تھا، جب کہ اُن کے شوہر، میر اشفاق احمد گولہ (مرحوم) نیشنل بینک کے ڈائریکٹر تھے۔ غزالہ کے ایک بھائی پرویز احمد گولہ جوڈیشل آفیسر اور دوسرے بھائی سردار ڈاکٹر شعیب احمد گولہ سینئر بیوروکریٹ تھے۔ غزالہ گولہ کا کہنا ہے کہ ’’مَیں نے اُس وقت بلوچستان کی سیاست میں حصّہ لینا شروع کیا، جب خواتین کے لیے گھروں سے نکلنا تک مشکل تھا اور اخباری بیانات میں اُن کا نام آنا تو گویا شجرِ ممنوعہ تھا۔ تب مَیں مسز ثریا بیگم اشفاق گولہ کے نام سے اخبارات میں بیانات دیا کرتی تھی۔ تاہم، آج وقت بہت بدل گیا ہے۔ خواتین کے لیے سیاست کے دروازے کُھل گئے ہیں اور اس کٹھن سفر میں ہماری جدوجہد کا بھی کچھ نہ کچھ حصّہ شامل ہے۔‘‘

فرح عظیم شاہ

قلات سے تعلق رکھنے والی فرح عظیم شاہ انتہائی متحرک اور منجھی ہوئی سیاست[...]ن ہیں، جو بین الاقوامی سطح پر بلوچستان اور پاکستان کی نمائندگی کرچکی ہیں۔ فرح عظیم شاہ پہلی مرتبہ 2002ء میں رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوئیں اور اس دَوران حزبِ اختلاف کی رُکن رہیں۔ وہ سابق صوبائی حکومت کی ترجمان بھی رہ چکی ہے، جس کے دَوران اُنہوں نے حکومتی ترجمانی کا بھرپور حق ادا کیا اور مین اسٹریم میڈیا میں نہ صرف حکومتی کارکردگی اجاگر کی، بلکہ بلوچستان کے مسائل پر بھی آواز اُٹھائی۔ وہ 2024ء میں دوسری مرتبہ بلوچستان عوامی پارٹی [...]ے پر رکن اسمبلی بنی ہیں۔ فرح عظیم شاہ نے ابتدائی تعلیم کوئٹہ سے حاصل [...] کہ بی اے اور ایم اے پولیٹیکل سائنس جامعہ بلوچستان سے کیا۔ فرح [...] میدان کے ساتھ سماجی میدان میں بھی اپنا کردار ادا کر رہی [...]ماجی ادارے ’’ایمان پاکستان ٹرسٹ‘‘ کی چیئرپرسن، کئی کتب کی [...] وہ خواتین کے حقوق کی بڑی علم بردار بھی۔ اُنہیں یہ اعزاز بھی [...]نہوں نے پرتگال کی اسمبلی میں بھی عالمی مسائل پر خطاب کیا۔ نیز، [...] رہ چکی ہیں۔ اُنھوں نے چین، سعودی عرب، عرب امارات اور برطانیہ سمیت کئی ممالک کے دورے کیے اور چین، رومانیہ سمیت کئی یورپی ممالک کے ساتھ کاروبار کے فروغ کے ایم او یوز بھی سائن کیے تاکہ انٹرنیشنل بزنس کمیونٹی کو یہاں لاکر بہترین کاروباری مواقع فراہم کیے جائیں، جس سے ایک تو بے روزگاری کی شرح میں کمی آئے گی، دوم، ٹیکسز کی مد میں قومی خزانے میں بھی خطیر اضافہ ہوگا۔

مینا مجید بلوچ

مینا مجید بلوچ پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما اور پارلیمانی سیکرٹری برائے بین الصوبائی رابطہ ہیں۔ وہ بلوچستان کے ضلعے، کیچ مند سے تعلق رکھتی ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقے سے حاصل کی، جب کہ بیوٹمز یونی ورسٹی سے بی بی اے اور جامعہ بلوچستان سے ماسٹرز کیا۔ زمانہ طالب علمی ہی سے سیاسی میدان میں متحرک ہیں۔ ایوان میں بھی ہر عوامی مسئلے پر اپنی آواز بلند کرتی ہیں۔ مینا مجید بلوچ کا کہنا ہے کہ ’’مَیں نے دقیانوسی تصورات رد کرکے اپنی محنت سے کام یابی کی راہ ہم وار کی۔ مَیں چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہوں۔ گرچہ مجھے سیاسی سفر میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ایک جذبہ تھا کہ اپنے عوام کے لیے کچھ کرنا ہے اور اسی جذبے نے مجھے ہمّت و توانائی دی، تو مَیں آج اِس مقام پر ہوں۔ مجھے ایک بلوچ اور محبِ وطن پاکستانی ہونے پر بہت فخر ہے۔ بلوچستان سے غربت و پس ماندگی، جہالت و ناخواندگی کا خاتمہ میرا عزم اور ایک خوش حال بلوچستان میرا اوژن ہے۔‘‘

بادیہ نواز بہرانی

بادیہ نواز بہرانی کا تعلق پاکستان مسلم لیگ نون سے ہے اور پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کی پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ اُنہوں نے بلوچستان یونی ورسٹی سے گریجویشن کی۔ اُن کا تعلق ایک سیاسی گھرانے سے ہے۔ کئی پارلیمانی کمیٹیز کی رُکن ہیں اور ایوان میں عوام کی نمائندگی کا بھرپور حق ادا کرتی ہیں، خاص طور پر خواتین کے حقوق کے لیے ہمیشہ آواز بلند کرتی ہیں۔ بادیہ نواز بہرانی کا کہنا ہے کہ ’’مَیں اپنی پارٹی، پاکستان مسلم لیگ نون کے وژن کے مطابق عوامی خدمت کے مشن پر قائم ہوں۔ ہماری حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے لیے انقلابی اقدامات کررہی ہے اور عوام جلد ہی اِن منصوبوں کے ثمرات سے مستفید ہوں گے کہ اِس وقت مُلکی و صوبائی سطح پر کئی اہم منصوبے جاری ہیں، جن کی تکمیل پر ان شاء اللہ تعالیٰ عوام کو بڑا ریلیف ملے گا۔ ہم پُرعزم ہیں اور خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے بھی اقدامات کررہے ہیں بلکہ خواتین کے لیے سہولتوں کی فراہمی ہماری اوّلین ترجیح ہے۔ نیز، مَیں نے بطور پارلیمانی سیکریٹری، محکمہ پاپولیشن میں بھی اصلاحات کا آغاز کردیا ہے۔‘‘

شہناز عمرانی

پاکستان پیپلز پارٹی کی رکن صوبائی اسمبلی، شہناز عمرانی کا تعلق بھی ایک سیاسی گھرانے سے ہے۔ اُن کے شوہر، میر محمد صادق عمرانی پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور صوبائی وزیر ہیں۔ شہناز عمرانی نے ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ گریجویشن اور سوشیالوجی میں ماسٹرز جامعہ کراچی سے کیا۔ سیاسی گھرانے سے تعلق کی وجہ سے زمانہ طالب علمی ہی سے سیاست میں قدم رکھ چکی تھیں، لیکن اُن دنوں خواتین کے لیے سیاست میں مواقع نہ ہونے کے برابر تھے۔ اُن میں عوامی فلاح و بہبود کا بھرپور جذبہ موجود تھا اور اِسی جذبے کے تحت فیڈرل پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ سوشل ویلفیئر، اسلام آباد میں فرائض سرانجام دیے۔ شہناز عمرانی کا کہنا ہے کہ ’’اسی عرصے میں مجھے عوامی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے کام کا موقع ملا۔‘‘ اُنھوں نے اپنے سیاسی سفر سے متعلق بتایا۔ ’’میں نے بچپن ہی سے پیپلز پارٹی کو سپورٹ کیا ہے کہ میرے والد اور شوہر دونوں اسی سے وابستہ تھے۔ گویا، ہم خاندانی اور نظریاتی طور پر پاکستان پیپلز پارٹی کا حصّہ ہیں۔ میرے شوہر، میر محمد صادق عمرانی کی پارٹی سے رفاقت کم از کم 50 سالہ ہے اور اِس دَوران اُنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آمرانہ دَور کے تمام تر جبر سہے، لیکن پارٹی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جب کہ میری آئیڈیل محترمہ بےنظیر بھٹو ہیں کہ اُن کا جان دار سیاسی کردار ہماری تاریخ کا سنہرا باب ہے۔ میری پوری کوشش ہے کہ اپنے علاقے کے عوام، خصوصاً خواتین کی فلاح و بہبود اور بے روزگاری کے خاتمے کے لیے ہر ممکنہ اقدامات کروں۔‘‘

سلمیٰ کاکڑ

عوامی نیشنل پارٹی سے تعلق رکھنے والی رکن صوبائی اسمبلی، سلمیٰ کاکڑ کوئٹہ میں پیدا ہوئیں۔ گریجویشن جامعہ بلوچستان سے کی۔ وہ شروع ہی سے باچا خان کی فکر سے متاثر اور 2008ء سے عوامی نیشنل پارٹی کی رُکن ہیں۔ اِمسال، یعنی 2024ء میں اے این پی کی ضلعی، صوبائی اور مرکزی کاؤنسل کی رُکن منتخب ہوئیں۔ بعدازاں، مرکزی کاؤنسل سیشن میں مرکزی نائب صدر کے عُہدے پر فائز ہوئیں۔ 2024ء کے عام انتخابات میں پارٹی کے صوبائی پارلیمانی بورڈ نے مخصوص نشستوں پر ان کا نام پہلی ترجیح کے طور پر دیا تھا۔ وہ صوبائی اسمبلی میں ویمن پارلیمنٹیرین کاکس کی سیکرٹری مالیات بھی ہیں۔ سلمیٰ کاکڑ کا کہنا ہے کہ ’’اس تمام دَورانیے میں میرے شوہر، مابت کاکا نے میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ مجھے تنظیم اور سیاست کی طرف مائل کرنے کے لیے اُنہوں نے بہت سپورٹ کیا۔ شروع میں کچھ رکاوٹیں حائل تھیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ وہ مشکلات کم ہونے لگیں اور اب الحمدللہ، مجھے کوئی دِقّت درپیش نہیں اور مَیں اس کا تمام تر کریڈٹ اپنے شوہر کو دیتی ہوں، جو دوسری بار اے این پی کے صوبائی جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں، جب کہ اس سے پہلے پارٹی کے صوبائی ترجمان کے طور پر خدمات سرانجام دے چُکے ہیں۔‘‘ سلمیٰ کاکڑ نے اِس عزم کا اظہار کیا کہ وہ خواتین کی فلاح و بہبود اور اُنہیں مالی طور پر مستحکم کرنے کے لیے پارلیمان کے اندر بھرپور آواز اُٹھائیں گی۔ اُن کا کہنا ہے کہ ’’خواتین کو تعلیم وصحت سے متعلق جو مسائل درپیش ہیں، اُن کا حل میری ترجیحات میں سرِفہرست ہے۔ عوامی نیشنل پارٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں خواتین کو بنیادی یونٹ سے لے کر تحصیل، ضلعے، صوبے اور پارٹی کی مرکزی کابینہ تک میں حقِ نمائندگی دیا جاتا ہے۔ بقول باچا خان ’’اگر آپ نے کسی قوم یا معاشرے کی ترقّی اور تہذیب وتمدّن کے مدارج ناپنے ہوں، تو ان اقوام یا معاشروں کا اپنی خواتین سے برتاؤ اور سلوک دیکھ لیں، تو پتا چل جائے گا کہ اُس معاشرے نے کتنی ترقّی کی ہے۔‘‘

کلثوم نیاز بلوچ

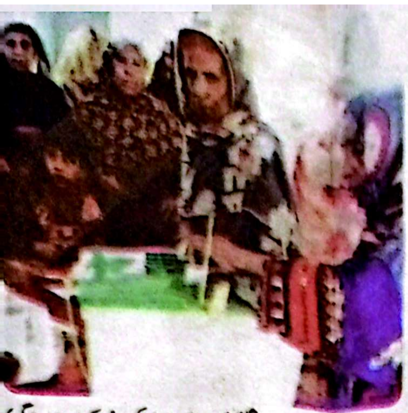

کلثوم نیاز بلوچ سب سے کم عُمر رُکن صوبائی اسمبلی ہیں، جن کا تعلق نیشنل پارٹی سے ہے۔ وہ 20 جنوری 1998 کو کوئٹہ میں پیدا ہوئیں۔ والد نیاز بلوچ نے عملی سیاست کا آغاز بلوچ نیشنل یوتھ موومنٹ سے کیا، بعدازاں بی این ایم، بی ایس او اور پھر نیشنل پارٹی کے پلیٹ فارم سے سیاست کی اور کئی مرتبہ ضلع کوئٹہ کے صدر رہے۔ اِن دنوں مرکزی کمیٹی کے رُکن ہیں۔ کلثوم نیاز بلوچ نے گورنمنٹ گرلز کالج، جناح ٹاؤن سے ایف ایس سی، جب کہ ایگری کلچر کالج، کوئٹہ سے بی ایس آنرز کیا۔ جامعہ بلوچستان سے انگلش لٹریچر میں ماسٹرز کرنے کے بعد اب ایگری[...] کلچر یونی ورسٹی سے ایم فِل کر رہی ہیں۔ کلثوم نیاز بلوچ کا کہنا ہے کہ ’’مجھے سیاست سے لگاؤ اُس وقت پیدا ہوا، جب مَیں ساتویں جماعت میں تھی۔ میرے والد روزانہ مجھے صبح وقت پر اسکول پہنچاتے، مگر چُھٹی کے وقت اُن کی سیاسی[...] مصروفیات کے باعث اکثر دیر ہو جایا کرتی، تو مجھے اسکول کے باہر اُن کا انتظار کرنا پڑتا۔ مَیں جب بھی والد سے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کرتی، تو جواب ملتا ’’بیٹی! ایک سیاسی مصروفیت تھی، اِس لیے تاخیر ہوگئی۔‘‘ پھر مَیں نے بھی کم عُمری ہی میں اپنے والد کے ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں شرکت شروع کر دی۔‘‘ اُن کا مزید کہنا ہے کہ ’’میری ترجیح خواتین کے حقوق کا حصول ہے اور اس کے لیے دن رات کام کر رہی ہوں تاکہ عورتوں میں اُن کے حقوق سے متعلق شعو[ر] و آگاہی پیدا کرسکوں۔ میرا سیاسی سفر کوئٹہ میں نیشنل پارٹی کی ضلعی رُکن کی حیثیت سے شروع ہوا اور اب مَیں پارٹی کی صوبائی سیکریٹری برائے خواتین ہوں۔ ہماری نیشنل پارٹی ایک متوسط اور غریب طبقے کی جماعت ہے، جس نے ہر دَور میں عوا[م] کے حقوق کے لیے بلاتفریقِ رنگ ونسل جدوجہد کی ہے۔‘‘

صفیہ فضل الرحمٰن

جمعیت علماء اسلام سے تعلق رکھنے والی رکن صوبائی اسمبلی صفیہ فضل الرحمٰن [...] ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے، سوراب سے حاصل کی۔ بعدازاں، عالمہ کا کو[رس] مکمل کیا اور اپنے والد، ممتاز عالمِ د[ین] مولانا اللہ بخش کے مدرسۃ البنات، جا[معہ] محمدیہ میں بطور معلّمہ فرائض سرانجام د[ینے] شروع کر دیے۔ وہ دینی درس و تدری[س] سے وابستہ ہیں۔ ان کے شوہر، مفتی فض[ل] الرحمٰن بھی نام وَر عالمِ دین اور جمعی[ت] علمائے اسلام کے رہنما ہیں۔ صفیہ فض[ل] الرحمٰن گرچہ پہلی مرتبہ اسمبلی کی رُکن [...] ہیں، مگر اس وقت متعدّد کمیٹیز کا حص[ہ] ہیں۔ اُن کا اپنی سیاسی سرگرمیوں اور عز[ائم] کے ضمن میں کہنا ہے کہ ’’بلوچستان سے غربت و پس ماندگی کے خاتمے کے لیے س[ب] کو مل جُل کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ میری پوری کوشش ہے کہ ایوان میں اُن طبق[وں] کے لیے آواز اُٹھاؤں اور اُن کی نمائندگی کروں، جن کے حقوق پر کوئی بات [نہیں] کرتا۔ جمعیت علمائے اسلام گزشتہ کئی دہائیوں سے بلوچستان کی سیاست میں [...] کردار ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ یہ جماعت کئی حکومتوں کا حصّہ بھی رہی، مگر آ[ج بھی] اس کے سادہ منش وزراء کی مثالیں دی جاتی ہیں۔‘‘

Scanned with CamScanner
CamScanner

8 ماہ میں پولیو کے 15 کیسز، 12 کا تعلق بلوچستان سے ہونا سخت تشویش ناک ہے

منفی پراپیگنڈا، فیک فنگر مارکنگ، گولڈن چائلڈ، ناقص سیوریج سسٹم اور صفائی ستھرائی کا فقدان ’’پولیو فری پاکستان‘‘ کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں

ایمرجینسی آپریشن سینٹر، کوئٹہ کے صوبائی کوآرڈی نیٹر، انعام الحق قریشی سے خصوصی بات چیت

بات چیت: فرخ شہزاد ملک، کوئٹہ

بلوچستان کے بہت اچھی شہرت کے حامل نوجوان بیورو کریٹ، ایمرجینسی آپریشن سینٹر، کوئٹہ کے صوبائی کوآرڈی نیٹر، انعام الحق قریشی کا تعلق ضلع ژوب کے ایک معزز گھرانے سے ہے۔ ابتدائی تعلیم ژوب سے حاصل کی، جب کہ جامعہ بلوچستان سے شعبہ ابلاغِ عامہ میں گولڈ میڈل حاصل کیا اور اگلے ہی سال مقابلے کے امتحان میں کام یاب ہو کر بطور اسسٹنٹ کمشنر کیریئر کا آغاز کیا۔ اُن کے بڑے بھائی، نور الحق بھی سی ایس پی آفیسر ہیں۔ واضح رہے، انعام الحق قریشی مختلف اضلاع میں ڈپٹی کمشنر بھی رہے۔

آج جب کہ پوری دنیا سے پولیو کا مرض ختم ہو چکا ہے، صرف دو ہم سایہ ممالک، پاکستان اور افغانستان سے اس کا تاحال خاتمہ ممکن نہیں ہو سکا، بلکہ سالِ رواں متعدد کیسز سامنے آنے کے بعد یہ یہاں ایک مرتبہ پھر ایک بڑے خطرے کے طور پر سر اُٹھا رہا ہے، جس سے عالمی تشویش میں بھی اضافہ ہوا ہے کہ عالمی ادارۂ صحت کی طرف سے کسی بھی خطّے کو اسی وقت پولیو سے پاک قرار دیا جاتا ہے، جب اس خطّے کے تمام ممالک سے مسلسل تین سال تک کوئی نیا کیس سامنے نہ آئے۔ پاکستان اور افغانستان کئی بار پولیو کے خاتمے کے قریب پہنچنے کے باوجود کام یابی کی منزل سے دُور ہیں کہ رواں برس صرف پاکستان سے پولیو کے 15 کیسز سامنے آچکے ہیں، جن میں سے 12 بلوچستان سے رپورٹ ہوئے اور اُن میں سے 3 بچّوں کی موت بھی واقع ہوگئی۔ سو، مسلسل کوششوں کے باوجود پاکستان سے پولیو ختم نہ ہونے کی وجوہ جاننے کے ضمن میں ہم نے ایمرجینسی آپریشن سینٹر، کوئٹہ کے صوبائی کوآرڈی نیٹر، انعام الحق قریشی سے ایک تفصیلی نشست کی، جس کا احوال جنگ، ’’سنڈے میگزین‘‘ کے قارئین کی نذر ہے۔

س: ایمرجینسی آپریشن سینٹر کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اور محکمۂ صحت کی موجودگی میں اس کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

ج: ملک میں پولیو کے بڑھتے کیسز کے پیشِ نظر وفاقی سطح پر نیشنل ایمرجینسی آپریشن سینٹر اور صوبوں میں پروونشل ایمرجینسی آپریشن سینٹرز قائم کر کے ایک ہی چھت کے نیچے مختلف ڈونرز کے دفاتر قائم کردیے گئے تاکہ روابط میں آسانی رہے اور انسدادِ پولیو کے لیے موثر و بروقت کام کیا جا سکے۔ ان ڈونرز میں ڈبلیو ایچ او، یونیسیف اور بل گیٹس فاؤنڈیشن شامل ہیں۔

س: پوری دنیا سے پولیو کا مرض ختم ہو چکا، لیکن پاکستان میں تاحال نئے کیسز سامنے آرہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: پاکستان میں پولیو کے پھیلاؤ کی کئی وجوہ ہیں، جن میں سے ایک والدین یا سرپرستوں کے تحفّظات ہیں، جس کے سبب وہ بچّوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے ہی سے انکار کر دیتے ہیں۔ حکومت کی جانب سے سخت اقدامات کے بعد ایسے انکاری والدین کی تعداد کم ہوئی ہے، لیکن اس کے بعد جو سب سے بڑا ایشو سامنے آیا، وہ انسدادِ پولیو ٹیمز کے ساتھ مل کر فیک فنگر مارکنگ ہے۔ یعنی بچّوں کو قطرے پلائے بغیر ہی اُن کے ہاتھ کی انگلی پر مخصوص نشان لگا دیا جاتا ہے۔ نیز، کوئٹہ بلاک، خاص طور پر پشین، قلعہ عبداللہ، چمن اور دیگر اضلاع میں حویلی نما گھروں میں کئی کئی فیملیز ایک ساتھ رہائش پذیر ہیں اور اُن گھروں میں درجنوں بچّے رہتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں خواتین ٹیمز کی کمی کے باعث مَردوں پر مشتمل ٹیمز بنانی پڑتی ہیں، جو ان بڑے گھروں کے اندر نہیں جاسکتیں اور ان گھروں میں سے چند بچّے باہر بھیج دیے جاتے ہیں اور انہیں قطرے پلا دیے جاتے ہیں، جب کہ دیگر بچّے محروم رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں پولیو کے پھیلاؤ کی ایک بڑی وجہ ’’گولڈن چائلڈ‘‘ بھی ہے۔ یہ اصطلاح اُن لڑکوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے، جو کئی لڑکیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے گھروں میں بچیوں کو تو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جاتے ہیں، لیکن لڑکے کو چُھپا دیا جاتا ہے یا قطرے پلانے سے صاف انکار کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کا ایک کیس گزشتہ دنوں قلعہ عبداللہ میں رپورٹ ہوا۔ حویلی نما گھر میں 15 بچّے، بچیاں تھے، جن میں 14 کی ویکسی نیشن کی جا رہی تھی، ایک بچّے کو قطرے نہیں پلائے گئے، جس کے باعث وہ پولیو میں مبتلا ہو گیا۔ اسی طرح سیوریج سسٹم اور صفائی ستھرائی کا فقدان بھی پولیو کے مرض پر قابو نہ پانے کی وجہ ہے۔ بلوچستان کے اکثر علاقوں میں سیوریج سسٹم کے مسائل ہیں، جب کہ [illegible]

مشروط کر دی جاتی ہے۔ چند ماہ قبل چمن میں دھرنا جاری تھا، جس کے شرکا نے پولیو مہم کا صرف اِس لیے بائیکاٹ کیا کہ جب تک اُن کے مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے، وہ پولیو مہم کا بائیکاٹ کریں گے۔ انہی وجوہ کے باعث بلوچستان میں امسال پولیو کے 12 کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں، جن میں 3 بچّوں کی ہلاکت بھی ہوئی۔ ان بچّوں کا تعلق قلعہ سیف اللہ، کوئٹہ اور خاران سے تھا۔ آخر الذکر بچّہ پولیو کا شکار تھا اور اُس کی موت ڈائریا سے ہوئی۔ فیک پولیو مہم کا حصّہ بننے اور فرائض میں غفلت برتنے والے 4 ہزار ورکرز میں سے 534 کا احتساب کر کے 74 کو ملازمتوں سے برخاست کیا گیا ہے۔ یاد رہے، بلوچستان 28 ماہ تک پولیو فری صوبہ رہا ہے۔ یہاں کُل 36 اضلاع ہیں، جن میں سے 20 میں پولیو وائرس کی موجودگی پائی گئی ہے۔

س: عوام میں عام تاثر ہے کہ پولیو ویکسی نیشن آبادی کم کرنے کی سازش ہے، پولیو کے علاوہ دیگر امراض کے خاتمے پر کیوں توجّہ نہیں دی جاتی، تو ان تحفّظات کو دُور کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟

ج: ایمرجینسی آپریشن سینٹر میں ایک پوری ٹیم ہے، جس کا کام ہی کمیونی کیشن ہے، یعنی کہ عوام تک صحیح پیغام پہنچانا۔ شروع دنوں میں مذہبی طبقہ پولیو کے قطروں کے بہت خلاف تھا، یہاں تک کہ علماء خطبات میں بھی اس کے خلاف بات کیا کرتے تھے، جس کے بعد علمائے کرام سے ملاقاتیں کر کے اُن کے تحفّظات دُور کیے گئے۔ مفتی محمد تقی عثمانی اور مفتی منیب الرحمان جیسے جید علمائے کرام سے قومی سطح پر رابطہ کر کے ماہرین نے اُن کے تحفّظات دُور کیے، جس کے بعد انھوں نے پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کے حق میں باقاعدہ فتوے جاری کیے، جن کی اشاعت کے بعد مذہبی طور پر پولیو مہم کی مخالفت میں بہت کمی آگئی۔ اِسی طرح علمائے کرام ہماری ٹیم کا حصّہ ہیں، جنہیں ’’آر ایس پیز‘‘ کہا جاتا ہے، جو عوام کے خدشات دُور کرتے ہیں۔ نیز، وقتاً فوقتاً ’’علماء کانفرنسز‘‘ کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک کانفرنس گزشتہ ماہ بھی منعقد کی گئی۔ اگر پولیو کے مکمل انسداد کی بات کی جائے، تو یہ صرف مہمات ہی کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اِس ضمن میں ہمارے پاس آزاد کشمیر کی مثال موجود ہے، جہاں امیونائزیشن توسیعی پروگرام (EPI) سینٹرز میں 80 فی صد سے زائد لوگ اپنے بچّوں کی حفاظتی ویکسی نیشن کرواتے ہیں، جن میں پولیو کے قطرے بھی شامل ہوتے ہیں۔ وہاں انسدادِ پولیو مہم بھی چلائی جاتی ہے، لیکن 80 فی صد سے زائد آبادی ازخود حفاظتی ویکسی نیشن کے باعث پولیو سمیت دیگر بیماریوں سے محفوظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 24 برس کے دَوران آزاد کشمیر میں پولیو کا کوئی کیس رپورٹ نہیں ہوا۔ اس کے برعکس، بلوچستان میں سینٹرز میں جا کر بچّوں کی ویکسی نیشن کروانے کی شرح بہت کم ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف 38 فی صد بچّوں کو سینٹرز لایا جاتا ہے۔

س: ایک رائے یہ بھی ہے کہ جب تک بیرونی دنیا سے کسی بیماری کے لیے فنڈز مل رہے ہوتے ہیں، وہ بیماری موجود رہتی ہے اور جیسے ہی فنڈنگ ختم ہوتی ہے، بیماری بھی ختم ہو جاتی ہے؟

ج: پولیو کے خاتمے کے لیے عالمی دنیا کا تعاون حاصل ہے، جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پوری دنیا میں پولیو ختم ہو چُکا ہے، صرف افغانستان اور پاکستان ہی میں اس کا وائرس موجود ہے (اور ابھی حال ہی میں ایک کیس غزہ سے رپورٹ ہوا ہے) اور اگر یہ وائرس کسی ایک مُلک میں بھی موجود ہے، تو دوبارہ پوری دنیا میں اس کے پھیلاؤ کے خطرات موجود رہیں گے۔ ڈونرز کا تعاون اپنی جگہ، ہماری حکومتیں بھی اِس مرض کے خاتمے پر خطیر رقم خرچ کر رہی ہیں۔ عوام میں یہ تاثر موجود ہے کہ لوگ کینسر سے مر رہے ہیں، دیگر بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں، حتیٰ کہ خوراک کی کمی کے باعث بھی اموات ہو رہی ہیں، لیکن پولیو [illegible]

زیادہ تر کیسز پشتون بیلٹ سے سامنے آئے ہیں، جب کہ بلوچ بیلٹ میں امن و امان کے مسائل کے باوجود پولیو کا مرض کنٹرول میں ہے۔ [illegible] قطروں سے انکار کا ایک بڑا رجحان سامنے آیا ہے، جو پشتون علاقوں میں بہت زیادہ ہے۔ [illegible] عوام کی جانب سے پولیو ٹیموں پر [illegible] مسائل کے حل سے [illegible]

ختم ہو چکا ہے، صرف ایک فی صد باقی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اندرونی اور بیرونی طور پر اس کے خاتمے کے لیے بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔

س: پولیو کے مکمل خاتمے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں؟

ج: چند سال پہلے تک پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا تھا، جہاں پولیو کیسز بہت زیادہ تھے اور آج پاکستان پولیو فری ممالک کی فہرست میں داخل ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے۔ پولیو کا واحد علاج، پولیو ویکسین ہے، جو پانچ سال تک کے بچّوں کو پلائی جاتی ہے۔ اس کے چند قطرے اس خطرناک مرض سے بچاؤ کے لیے ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ اس ضمن میں پولیو ورکرز سے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں انسدادِ پولیو مہم کے دوران ٹیمز کو کئی مرتبہ لوگوں کے گھروں پر جانا پڑتا ہے، حالاں کہ دنیا کے دیگر ممالک میں ایسا نہیں ہوتا۔ پولیو کے قطروں کو بعض حلقوں کی طرف سے حرام بھی قرار دیا گیا اور یہ اسی منفی پراپیگنڈے ہی کا نتیجہ ہے کہ ملک کے پس ماندہ علاقوں میں پولیو مہم چلانا ایک نہایت ہی دشوار کام بن گیا۔ پولیو ورکرز پر حملے ہونے لگے اور اس مقصد کے لیے جانے والی ٹیمز کو اغوا اور یرغمال بنانے جیسے سنگین واقعات بھی پیش آئے۔ تاہم، اس کے باوجود پولیو کے خاتمے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ افغانستان کی طرف سے خطرات موجود ہیں، اس لیے ہمیں مسلسل چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ خوش آئند امر یہ ہے کہ پولیو مہم سے متعلق معاشرے میں خاصا شعور بے دار ہوا ہے اور منفی پراپیگنڈا بھی دم توڑ گیا ہے۔ اس ضمن میں پولیو ورکرز کو سلام پیش کرنے کی ضرورت ہے، جو سردی دیکھتے ہیں نہ گرمی، سیلابی کیفیت اُن کا راستہ روک سکتی ہے اور نہ برف باری، وہ گھر گھر پہنچتے ہیں اور بچّوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلاتے ہیں۔ ایک صحت مند، توانا اور مضبوط پاکستان ہم سب کا خواب ہے اور ذمّے داری بھی، سو اس کے لیے ہر سطح پر کوششوں کی ضرورت ہے۔

س: تعلیم یافتہ نوجوانوں میں مقابلے کے امتحانات میں شرکت کا رجحان بڑھ رہا ہے، آپ اسے کیسے دیکھتے ہیں؟

ج: بلاشبہ معیاری تعلیم کی بدولت ہی ترقّی کی منازل طے کی جاسکتی ہیں اور آگے عملی زندگی کے چیلنجز کا کام یابی سے سامنا کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک نوجوانوں میں بیوروکریسی میں شمولیت کے رجحان کی بات ہے، تو مَیں اسے حوصلہ افزا نہیں سمجھتا، کیوں کہ مقابلے کے امتحانات میں محدود نشستیں ہوتی ہیں اور یوں پڑھے لکھے تمام نوجوان بیوروکریسی کا حصّہ نہیں بن سکتے۔ ہمارے ہاں کئی پیشے ہیں، جن کے ذریعے نوجوان نہ صرف اپنا مستقبل سنوار سکتے ہیں، بلکہ مُلک اور صوبے کی ترقّی میں بھی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ جیسے کہ طب، تعلیم، انجینئرنگ اور قانون وغیرہ انتہائی وسیع شعبے ہیں۔ اِن دنوں سافٹ ویئر انجینئرنگ کی بہت زیادہ ڈیمانڈ ہے۔ ہمیں مختلف پروفیشنز میں قابل اور باصلاحیت نوجوان چاہئیں۔ بلوچستان میں اچھے، پڑھے لکھے ڈاکٹرز، اساتذہ اور کمپیوٹر سائنس کے ماہرین کی ضرورت ہے۔ طلبہ تعلیم کے ساتھ مختلف شعبوں میں بھی مہارت حاصل کریں اور اگر وہ دل چسپی رکھتے ہیں، تو مقابلے کے امتحان میں بھی ضرور قسمت آزمائیں۔ نوجوانوں کی اکثریت پروٹوکول کے باعث انتظامی پوسٹس کو پسند کرتی ہے، لیکن انتظامی افسران کو میسر گاڑی یا سیکیورٹی گارڈ اُن کی جاب کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔

س: وزیرِ اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے پچھلے دنوں بیوروکریسی کی کارکردگی پر کئی سوالات اُٹھائے اور بتایا کہ کس طرح بیوروکریٹ پُرکشش پوسٹس پر تعیناتی کے لیے سفارشیں کرواتے ہیں، اس تناظر میں آپ سمجھتے ہیں کہ مُلکی زبوں حالی میں بیوروکریسی کا بھی اہم کردار ہے؟

ج: دیکھیں، اچھے بُرے لوگ تو ہر شعبے میں ہوتے ہیں اور بیوروکریسی بھی ہمارے معاشرے کا حصّہ ہے۔ اگر ہمارا معاشرہ ہی ٹھیک نہیں، تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ بیوروکریسی 100 فی صد ٹھیک ہو۔ اِس امر میں کوئی شک نہیں کہ پیشہ وَر اور متحرک بیوروکریسی مُلکی نظم و نسق کی بہتری اور ترقّی کے اہداف حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے اور بہتر اور موثر گورنینس میں بیوروکریسی کا اہم کردار ہے۔ دیانت دار افسران بامعنی اور پائے دار تبدیلی لاسکتے ہیں۔

س: جرنلزم میں گولڈ میڈل حاصل کرنے اور قومی اخبارات کے لکھاری ہونے کے باوجود آپ نے میڈیا کی فیلڈ کیوں اختیار نہیں کی؟

ج: مَیں نے جرنلزم کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد گھر والوں سے صحافت میں آنے سے متعلق مشورہ کیا، تو اُنھوں نے کہا کہ پہلے سرکاری ملازمت کی کوشش کرلو، اگر نہ مل سکی، تو پھر صحافت کی طرف چلے جانا۔ خوش قسمتی سمجھ لیں کہ ڈگری ملنے کے اگلے ہی سال مَیں نے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے تحت اسسٹنٹ کمشنر کے امتحان میں کام یابی حاصل کی، جب کہ اُسی سال میرے بڑے بھائی نور الحق نے بھی سی ایس ایس کلیئر کیا۔ ہم دونوں بھائی ایک [illegible]

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Dated: 08 SEP 2024

Bullet No. ______ Page No. ______

ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر اور صوبائی وزیر راحیلہ درانی سائنس کالج کا معائنہ کر رہے ہیں

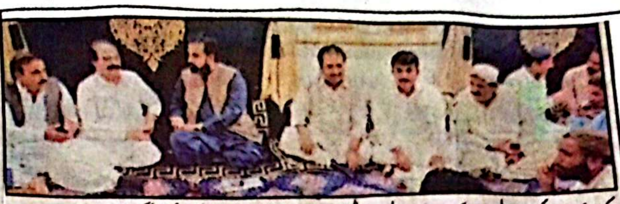

کوئٹہ، صوبائی وزیر علی مدد جتک سے پیپلز پارٹی کے رہنما کفایت اللہ ساکزئی و دیگر ملاقات کر رہے ہیں

Scanned with CamScanner